تاریخِ شہادت

جماعتِ حیدرِ کرّار

فہرست

مقدمہ

تاریخ الاسلام میں علامہ حافظ ذہبی لکھتے ہیں امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات ربیع الاول شریف سن پچاس ہجری میں واقع ہوئی۔ امام واقدی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت مدینہ منورہ میں 49 ہجری میں واقع ہوئی۔ بعض نے 45 ہجری کہا اور بعض نے 50 ہجری کہا۔

امام ابن عبد البر الاستعیاب میں ذکر کرتے ہیں۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں 49 ہجری، بعض کہتے ہیں ربیع الاول 50 ہجری، بعض 51 ہجری کہتے ہیں بعض 46 ہجری اور بعض 47 ہجری کہتے ہیں۔

امام ابن الاثیر اسد الغابہ میں یہ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کے وقتِ وفات میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں 49 ہجری، بعض نے 50 ہجری کہا، بعض نے 51 ہجری کہا۔

حافظ ابن حجر العسقلانی الاصابہ میں فرماتے ہیں کہ امام واقدی نے فرمایا ہے کہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، جنت البقیع شریف آپ کا مدفن ہے۔ واقدی فرماتے ہیں کہ 49 ہجری میں آپ کی شہادت ہوئی۔ مدائنی فرماتے ہیں 50 ہجری میں شہادت ہوئی، بعض کہتے ہیں 51 ہجری میں شہادت ہوئی، حاتم بن عدی نے کہا 44 ہجری میں شہادت ہوئی، ابن مندا نے کہا 49 ہجری، بعض نے 50 ہجری بعض نے 58 ہجری سن وفات ذکر کی، آپ کی وفات زہر کی وجہ سے ہوئی۔

حافظ ذھبی سیر اعلام النبلاء میں فرماتے ہیں کہ واقدی ، سعید بن عفیر اور خلیفہ بن خیاط نے سن شہادت 49 ہجری کہا ، مدائنی، غلابی ، زبیر ، ابن الکلبی ، وغیرہم نے کہا آپ کی وفات 50 ہجری میں واقع کوئی اور بعض نے ربیع الاول کا اضافہ کیا ، امام بخاری نے کہا 51 ہجری ، ابو نعیم کہتے ہیں غلط بلکہ 58 ہجری ہے ، بعض نے کہا 49 ہجری ، بعض نے کہا کہ ربیع الاول شریف 50 ہجری بعض نے 51 ہجری کہا۔

علامہ حافظ مزی تہذیب الکمال میں فرماتے ہیں کہ واقدی ، خلیفہ بن خیاط اور دوسروں نے کہا 49 ہجری میں شہادت ہوئی اور بعض نے ربیع الاول کا اضافہ کیا اور اس وقت عمر شریف 47 برس تھی ۔پھر آگے آپ نے سن میں مختلف آراء پیش کی 50 ہجری ، 51 ہجری وغیرہ۔

امام خطیب بغدادی تاریخ بغداد میں فرماتے ہیں 49 ہجری ، اپنی سند کے ساتھ فرماتے ہیں محمد بن سعد نے کہا ربیع الاول میں 49 ہجری میں شہادت ہوئی اور عمر مبارک 47 برس تھی ، محمد نے کہا 51 ہجری بعض نے 50 ہجری کہا۔بخاری فرماتے ہیں انہوں نے یحیٰی بن عبد اللہ بن حسن جو فرماتے ہوئے سنا کہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات ربیع الاول میں 50 ہجری میں ہوئی اور عمر شریف 47 برس تھی امام بخاری اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں 51 ہجری میں شہادت ہوئی ۔

امام ابن حبان کتاب الثقات میں فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ربیع الاول شریف 51 ہجری میں ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر مبارک 49 برس تھی۔

امام خزرجی اپنی کتاب خلاصۃ التھذیب تھذیب الکمال میں فرماتے ہیں تین قول ہیں ایک 49 ہجری یا 50 ہجری یا اس کے بعد۔

امام سخاوی اپنی کتاب تحفۃ اللطیفہ میں فرماتے ہیں آپ کی وفات ربیع الاول شریف 50 ہجری میں واقع ہوئی اور یہ جمہور کی رائے ہے۔

امام ابن العماد حنبلی شذارت الذھب میں فرماتے ہیں کہ ربیع الاول شریف میں وفات ہوئی اور اکثر یہ کہا گیا ہے کہ 50 ہجری مدینہ منورہ میں اور اس وقت آپ کی عمر مبارک 47 برس تھی۔

علامہ صلاح الدین اپنی کتاب الوافی بالوفیات میں فرماتے ہیں کہ آپ کی سن شہادت 47 ہجری یا 46 ہجری اور بعض نے کہا 50 ہجری۔

حافظ ذھبی الکشاف میں فرماتے ہیں کہ آپکا چہرۂ انور رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور سے مشابہہ تھا اور آپ کی وفات 50 ہجری میں ہوئی۔

علامہ تقی الدین مکی اپنی کتاب العقدالثمین میں فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات 49 ہجری میں ہوئی بعض نے 50 ہجری کہا بعض نے کہا 51 ہجری۔

امام حاکم مستدرک میں فرماتے ہیں کہ محرب نے کہا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات 50 ہجری ربیع الاول میں ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر مبارک 46 برس تھی ۔

علامہ ابو الفرج ابن الجوزی اپنی کتاب صفۃالصفوۃ میں فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات 5 ربیع الاول 50 ہجری میں ہوئی بعض نے کہا 49 ہجری میں ہوئی۔

حافظ ابن حجر العسقلانی اپنی کتاب تقریب التہذیب میں فرماتے ہیں آپ کی شہادت زہر خوانی کی وجہ سے 49 ہجری میں ہوئی آپ کی عمر مبارک 47 برس تھی بعض نے کہا آپ کی وفات 50 ہجری میں ہوئی بعض نے کہا اس کے بعد۔

امام سیوطی اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں 49 ہجری میں آپ کی شہادت ہوئی بعض نے کہا 5 ربیع الاول شریف 50 ہجری بعض نے کہا 51 ہجری ۔

امام ابن حجر ہیتمی المکی اپنی کتاب الصواعق المحرقہ میں فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات 49 ہجری یا 50 ہجری یا 51 ہجری میں ہوئی واقدی نے کہا کہ 49 ہجری درست ہے باقی تمام اقوال غلط ہیں اس وقت آپ کی عمر مبارک 47 برس تھی ۔

علامہ صلابی اپنی کتاب امیر المومنین حسن بن علی رضی اللہ عنہ میں آپ کی تاریخ وفات کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ اس میں مختلف آراء موجود ہیں بعض نے 49 ہجری بعض نے 50 ہجری بعض نے 51 ہجری وغیرہ کہا آپ کی یوم پیدائش 15 رمضان المبارک 3 ہجری میں ہوئی اور یہ قول صحیح ہے ۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات ذکر خوانی سے سن 50 ہجری میں ہوئی اور آپ کی ولادت اکثریت کے نزدیک 3 ہجری رمضان المبارک میں ہوئی ۔

امام بدر الدین العینی الحنفی اپنی کتاب عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں کہ آپ وفات زہر خوانی سے 49 ہجری میں ہوئی ۔

علامہ ابن سعد اپنی کتاب الطبقات الکبری میں فرماتے ہیں کہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات 49 ہجری میں ہوئی اور آپ کا یوم ولادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری میں ہوئی۔

امام نواوی اپنی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں فرماتے ہیں کہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا یوم ولادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری ہے اور ابن سیرین نے کہا کہ آپ کی وفات زہر خوانی سے 49 ہجری میں ہوئی اور بعض نے کہا 50 ہجری میں ہوئی ۔

خلیفہ بن خیاط اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ امام حسن مجتبیٰ کی وفات 49 ہجری میں ہوئی۔

امام قرطبی اپنی کتاب المفہم میں فرماتے ہیں کہ امام حسن مجتبیٰ کا یوم ولادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری ہے اور یہ قول صحیح ہے اور آپ کی وفات زہر خوانی سے ربیع الاول 50 ہجری میں ہوئی۔

علامہ ابو فرج ابن الجوزی اپنی کتاب المنتظم فی تاریخ الملوک والامم میں فرماتے ہیں کہ امام حسن کی وفات ربیع الاول میں 49 ہجری میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر مبارک 47 برس تھی آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں بعض نے کہا 50ہجری اور بعض نے 51 ہجری کہا ۔

علامہ بلاذری انساب الاشراف میں فرماتے ہیں امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات 49 ہجری میں ہوئی بعض نے کہا 50 ہجری میں ہوئی بعض نے ربیع الاول کی 5 تاریخ کہا واقع بعض نے زور دیتے ہوئے کہا کہ 51 ہجری میں ہوئی ۔امام واقدی نے کہا کہ امام حسن کی وفات 49 ہجری ربیع الاول میں ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اس وقت 47 برس تھی

علامہ محمد سیالکوٹی فیض الباری میں فرماتے ہیں کہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوئے اور سن 50 ہجری میں زہر سے وفات ہوئی ۔

علامہ وحید الزمان اپنی کتاب تیسیر الباری میں فرماتے ہیں کہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی پیدائش 12 رمضان المبارک 3 ہجری میں ہوئی اور وفات 50 ہجری میں ہوئی ۔

امام جامی اپنی کتاب شواہدالنبوۃ میں فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات ربیع الاول کے آوائل میں 50 ہجری میں ہوئی۔

علامہ ابو تراب مدنی اپنی کتاب خاندان نبوت میں فرماتے ہیں کہ آپ کی شہادت زہر خوانی کے باعث 5 ربیع الاول 50 ہجری کو واقع ہوئی ۔

محمد اشرف شریف اپنی کتاب نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب میں لکھتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت زہر خوانی سے 5 ربیع الاول 50 ہجری کو واقع ہوئی بعض کے نزدیک یہ حادثہ 49 ہجری اور بعض کے نزدیک 51 ہجری کو پیش آیا ۔

علامہ غلام رسول رضوی اپنی کتاب تنویر الازھار میں فرماتے ہیں کہ آپ نے 50 یا 49 ہجری کو 5 ربیع الاول کو وفات پائی۔

محمد ریاض احمد صمدانی اپنی کتاب شہادت حسنین ترجمہ سرّ الشہادتین شاہ عبد العزیز محدث دہلوی میں لکھتے ہیں امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت زہر خوانی سے 5 ربیع الاول 50 ہجری کو 47 برس کی عمر مبارک میں ہوئی ۔

علامہ عبد السلام رضوی اپنی کتاب شہادت نواسہ رسول و مناقب آل النبی المختار میں لکھتے ہیں کہ امام الاتقیاء سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے 47 سال 6 ماہ چند روز کی عمر میں 49 ہجری ربیع الاول کی 5 تاریخ کو دار ناپائیدار سے مدینۃ الرسول میں رحلت فرمائی۔

امام ابو عبد اللہ سلیمان بن یافعی المکی اپنی کتاب مرآۃ الجنان میں سن 49 ہجری کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ امام حسن مجتبیٰ کی وفات 5 ربیع الاول سن 49 ہجری میں واقع ہوئی امام واقدی وغیرہ نے اس کا رد کیا ہے اکثریت کے نزدیک 50 ہجری ہے ۔آگے سن 50 ہجری کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ امام حسن مجتبیٰ کی وفات سن 50 ہجری میں واقع کوئی اور اس وقت آپ کی عمر شریف 47 برس تھی ۔

امام ابو عبد اللہ الشامی المکی اور امام السنوسی صحیح مسلم میں شرح مسمہ اکمال اکمال المعلم میں لکھتے ہیں کہ سب سے صحیح قول کے مطابق امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت 3 ہجری اور امام حسین کی ولادت 4 ہجری میں ہوئی ،امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات ذکر خوانی کی وجہ سے ربیع الاول کے مہینے میں واقع ہوئی،امام سنوسی نے اضافی کرتے ہوئے کہا ربیع الاول سن 50 ہجری میں ہوئی۔

جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت 3 ہجری میں ہوئی اور شہادت ربیع الاول شریف میں ، اور شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک 47 برس تھی۔اس سے آپ کی سن شہادت 50 ہجری بنتی ہے اور آئمہ نے 5 ربیع الاول کا اضافہ بھی کیا ہے ۔

ان واضح تصریحات و تشریحات کی روشنی میں یہ مصدقہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی محقق تاریخ شہادت 5 ربیع الاول سن 50 ہجری ہے اور اس وقت آپ کی عمر شریف 47 برس تھی۔

(از قلم: سید ہاشم علی الحسینی)

فتح البارى

بشرح صحيح الإمام أبى عبد الله محمد بن إسمعيل البخارى

للإمام الحافظ

أحمد بن على بن حجر العسقلانى

٧٧٣ — ٨٥٢

الجزء السابع

المكتبة السلفية

٣٧٥٠ — حدثنا عبدانُ أخبرَنا عبدُ اللهِ قال أخبرنى عمرُ بن سعيد بن أبى حسين عن ابنِ أبى مُليكةَ عن عُقبةَ بنِ الحارثِ قال « رأيتُ أبا بكرٍ رضىَ الله عنه وحملَ الحسنَ وهو يقول : بأبى شبيهٌ بالنبىِّ . ليس شبيهٌ بعلىّ . وعلىٌّ يضحك »

٣٧٥١ — حدثنى يحيى بنُ مَعين وصدقةُ قالا أخبرَنا محمدُ بن جعفرٍ عن شعبةَ عن واقدٍ عن أبيه عن ابنِ عمرَ رضىَ اللهُ عنهما قال « قال أبو بكرٍ : ارقُبوا محمداً ﷺ فى أهلِ بيته »

٣٧٥٢ — حدثنا إبراهيمُ بن موسى أخبرَنا هشامُ بن يوسفَ عن معمرٍ عن الزُّهرىّ عن أنسٍ . وقال عبدُ الرزّاقِ أخبرَنا معمرٌ عنِ الزهرىِّ أخبرَنى أنسٌ قال « لم يكنْ أحدٌ أشبهَ بالنبىِّ ﷺ من الحسنِ بن علىٍّ »

٣٧٥٣ — حدثنا محمدُ بن بشّارٍ حدّثنا غُندَرٌ حدّثنا شُعبةُ عن محمدِ بن أبى يعقوبَ سمعتُ ابنَ أبى نُعمٍ سمعتُ عبدَ اللهِ بنَ عمرَ وسألَهُ عنِ المُحرِمِ — قال شُعبة أحسِبُهُ يَقتلُ الذُّبابَ — فقال : أهلُ العِراقِ يسألون عنِ الذُّبابِ وقد قتَلوا ابنَ ابنةِ رسولِ اللهِ ﷺ ، وقال النبىُّ ﷺ : هما رَيحانَتاىَ منَ الدنيا »

[الحديث ٣٧٥٣ — طرفه فى : ٥٩٩٤]

قوله (باب مناقب الحسن والحسين) كأنه جمعهما لما وقع لهما من الاشتراك فى كثير من المناقب . وكان مولد الحسن فى رمضان سنة ثلاث من الهجرة عند الأكثر وقيل بعد ذلك ، ومات بالمدينة مسموما سنة خمسين ويقال قبلها ويقال بعدها . وكان مولد الحسين فى شعبان سنة أربع فى قول الأكثر وقتل يوم عاشوراء سنة إحدى وستين بكربلاء من أرض العراق ، وكان أهل الكوفة لما مات معاوية واستخلف يزيد كاتبوا الحسين بأنهم فى طاعته ، فخرج الحسين إليهم ، فسبقه عبيد الله بن زياد إلى الكوفة فخذل غالب الناس عنه فتأخروا رغبة ورهبة ، وقتل ابن عمه مسلم بن عقيل ، وكان الحسين قد قدمه قبله ليبايع له الناس ، ثم جهز إليه عسكرا فقاتلوه إلى أن قتل هو وجماعة من أهل بيته ، والقصة مشهورة فلا نطيل بشرحها ، وعسى أن يقع لنا إلمام بها فى كتاب الفتن . قوله (وقال نافع بن جبير) أى ابن مطعم ، وحديثه المذكور طرف من حديث تقدم موصولا فى البيوع ، ثم ذكر فيه ثمانية أحاديث : الأول حديث أبى بكرة « ان ابنى هذا سيد » ، وسيأتى شرحه مستوفى فى كتاب الفتن ، وزاد أبو ذر هنا : أبو موسى اسمه اسرائيل بن موسى من أهل البصرة نزل الهند ، لم يروه عن الحسن غيره . الثانى حديث أسامة بن زيد تقدم فى ترجمة أسامة . قوله (سمعت أبى) هو سليمان التيمى . قوله (حدثنا أبو عثمان) وقع فى رواية فى الأدب من وجه آخر عن معتمر عن أبيه سمعت أبا تميمة يحدث عن أبى عثمان ، قال الاسماعيلى : كأن سليمان سمعه من أبى تميمة عن أبى عثمان ، ثم لقى أبا عثمان فسمعه منه . قلت : بل هما حديثان ، فان لفظ سليمان عن أبى عثمان « اللهم انى أحبهما » ، ولفظ سليمان عن أبى تميمة « ان كان رسول الله ﷺ ليأخذنى فيضعنى على فخذه ويضع على الفخذ الآخر الحسن بن

عُمدة القاري شرح صحيح البخاري

تأليف
الإمام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني
المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

ضبطه وصححه
عبد الله محمود محمد عمر

طبعة جديدة مرقمة الكتب والأبواب والأحاديث
حسب ترقيم المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي الشريف

الجزء السادس عشر

يحتوي على الكتب التالية:
تتمة أحاديث الأنبياء - المناقب - فضائل الصحابة - مناقب الأنصار
من الحديث (٣٤١٢) - إلى الحديث (٣٨٦٠)

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

تعالى عنهما، وفضائلهما لا تعد ومناقبهما لا تحد. وترك الحسن الخلافة لله تعالى لا لعلة ولا لذلة ولا لقلة، وكان ذلك تحقيقاً لمعجزة جده رسول الله، ﷺ، حيث قال: يُصْلِح الله به بين طائفتين، وهما طائفته وطائفة معاوية، مات بالمدينة مسموماً سنة تسع وأربعين ولم يكن بين ولادته وحمل الحسين إلاَّ طهر واحد، وأما الحسين فقتله سنان، بكسر السين المهملة وبالنونين: ابن أنس النخعي يوم الجمعة يوم عاشوراء سنة إحدى وستين بكربلاء من أرض العراق، ويقال كان مولد الحسن في رمضان سنة ثلاث من الهجرة عند الأكثرين، وقيل: بعد ذلك، ومولد الحسين في شعبان سنة أربع من الهجرة في قول الأكثرين.

قال نافِعُ بنُ جُبَيْرٍ عن أبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ ﷺ الحَسَنَ

نافع بن جبير بن مطعم مر في الوضوء، وهذا التعليق قد مضى موصولاً مطولاً في كتاب البيوع في: باب ما ذكر في الأسواق.

٣٧٤٦/٢٣٤ ـــ **حدّثنا** صَدَقَةُ حدَّثَنا ابنُ عُيَيْنَةَ حدَّثَنا أبُو مُوسَى عنِ الحَسَنِ سَمِعَ أبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ علَى المِنْبَرِ والحَسَنُ إلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إلى النَّاسِ مَرَّةً وإلَيْهِ مَرَّةً ويَقُولُ **ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ ولَعَلَّ الله أنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ**. [انظر الحديث ٢٧٠٤ وأطرافه].

مطابقته للترجمة في قوله: «هذا سيد».

ذكر رجاله: وهم خمسة: صدقة بن الفضل أبو الفضل المروزي وهو من أفراده، وابن عيينة هو سفيان بن عيينة، وأبو موسى إسرائيل بن موسى من أهل البصرة نزل الهند لم يروه عن الحسن غيره، والحسن هو البصري، وأبو بكرة اسمه نفيع، بضم النون وفتح الفاء: ابن الحارث بن كلدة الثقفي.

والحديث مضى في الصلح في: باب قول النبي ﷺ للحسن بن علي، رضي الله تعالى عنهما... إلى آخره، ومضى الكلام فيه هناك.

٣٧٤٧/٢٣٥ ـــ **حدّثنا** مُسَدَّدٌ حدَّثنا المُعْتَمِرُ قال سَمِعْتُ أبِي قال حدَّثنا أبُو عُثْمانَ عنْ أُسَامَةَ بنِ زَيْدٍ رضي الله تعالى عنهما عنِ النَّبِيِّ ﷺ أنَّهُ كانَ يأْخُذُهُ والحَسَنَ ويَقُولُ **اللَّهُمَّ إنِّي أُحِبُّهُمَا فأَحِبَّهُمَا** أوْ كَما قال. [انظر الحديث ٥٧٣٥ وطرفه].

مطابقته للترجمة ظاهرة. والمعتمر يروي عن أبيه سليمان عن أبي عثمان بن عبد الرحمن بن مل النهدي، ووقع في الأدب من وجه آخر عن معتمر عن أبيه: سمعت أبا تميمة يحدث عن أبي عثمان، وقال الإسماعيلي: كان سليمان سمعه من أبي تميمة عن أبي عثمان، ثم لقي أبا عثمان فسمعه منه، قيل: بل هما حديثان، فإن لفظ سليمان عن أبي عثمان: أللهم إني أحبهما، ولفظ سليمان عن أبي تميمة: إن كان رسول الله، ﷺ، ليأخذني فيضعني على فخذه ويضع على الفخذ الأخرى الحسن بن علي، ثم يضمهما ثم يقول: أللهم إرحمهما

حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

کو کہ لائق امانت داری کے یعنی جو اصل حق امانتداری کا ہے وہ اس میں پایا جاتا ہے تو حضرت ﷺ کے اصحاب نے حکومت کے واسطے تمنا کی یعنی حکومت میں رغبت کے واسطے حرص کے اوپر حاصل کرنے صفت مذکورہ کے یعنی امانت کے نہ حکومت محض پر تو حضرت ﷺ نے ابوعبیدہ کو بھیجا۔

فائدہ: نجران ایک شہر ہے قریب یمن کے اور اس کا نام عبدالمسیح تھا نویں سال حضرت ﷺ کے پاس آئے تھے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

فائدہ: دونوں کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اس واسطے جمع کیا کہ اکثر مناقب میں دونوں مشترک ہیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ ہجرت سے تیسرے سال پیدا ہوئے اور سنہ پچاس ہجری میں زہر سے وفات پائی اور امام حسین رضی اللہ عنہ ہجرت سے چوتھے سال پیدا ہوئے اور سنہ ٦١ ہجری میں عاشورے کے دن کربلا میں شہید ہوئے جو عراق کی زمین سے ہے اور اس کا بیان یوں ہے کہ جب معاویہ فوت ہو گئے اور ان کا بیٹا یزید خلیفہ ہوا تو کوفہ والوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہم آپ کے مطیع اور تابعدار ہیں تو حسین رضی اللہ عنہ ان کی طرف نکلے اور عبیداللہ بن زیاد ان سے پہلے کوفہ میں جا پہنچا اور اکثر لوگوں کو حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے پھیر دیا پھر قتل کیا اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کو اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے مسلم کو پہلے بھیج دیا تھا تا کہ لوگوں سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے واسطے بیعت لے پھر اس کی طرف لشکر تیار کیا اور ان سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہوئے امام حسین رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت ان کے گھر والوں سے اور یہ قصہ مشہور ہے پس ہم اس کے بیان کو دراز نہیں کرتے اور شاید کتاب الفتن میں اس کا کچھ بیان ہوگا۔

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ سے معانقہ کیا

فائدہ: یہ حدیث بیع میں گزر چکی ہے۔

٣٤٦٣ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلٰى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُوْلُ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ

٣٤٦٣۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا منبر پر اور حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے ایک بار یعنی کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے تھے اور کبھی حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ صلح کر دے اس کے سبب سے

تیسیر الباری

ترجمہ و شرح

صحیح بخاری

از حضرت علامہ وحید الزماں رح

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالبِ کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ، ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے۔

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی ــــ لاہور ــــ راولپنڈی

۸۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَأَبْعَثَنَّ حَقَّ أَمِينٍ، فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران (ایک شہر ہے یمن کے قریب) والوں (نصاریٰ) سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو جو پکا امانت دار ہے بھیجوں گا صحابہ منتظر رہے دیکھیے آپ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، کو بھیجا۔

باب مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ۔

باب:- امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت [1] اور نافع بن جبیر نے ابوہریرہؓ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنی گردن پر بٹھا لیا [2]

[1] امام حسن کی کنیت ابومحمد پیدائش بارہ رمضان ۳ھ ہجری میں اور وفات ۵۰ھ ہجری میں امام حسین علیہ السلام کی ولادت شعبان ۴ھ ہجری میں اور شہادت ۶۱ھ ہجری میں ہوئی ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ [2] یہ حدیث موصولاً اوپر کتاب البیوع میں گزر چکی ہے۔

۸۹- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ: سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے حسن بصریؒ سے انہوں نے ابوبکرہؓ صحابی سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا اور امام حسن آپ کے بازو (پہلو) میں تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی امام حسن کی طرف آپ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں ملاپ کرا دے۔

صحيح مسلم

للامام الحافظ ابن الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن كوشان القشيري النيسابوري المتوفي سنة ٢٦١ هجرية المدفون بنصرآباد ظاهر نيسابور

مع شرحه المسمى

إكمال إكمال المعلم

للامام أبي عبد الله محمد بن خلفة الوشتاني الأبي المالكي المتوفي سنة ٨٢٧ أو سنة ٨٢٨ هجرية.

وشرحه المسمى

مكمل إكمال الإكمال

للامام أبي عبد الله محمد بن محمد بن يوسف السنوسي الحسني المتوفى سنة ٨٩٥ هـ رحم الله الجميع وأسكنهم في جنانه المحل الرفيع

تنبيه: جعلنا متن صحيح الإمام مسلم بصدر الصحيفة وبذيلها شرح السنوسي مفصولا بينهما بجدول الى كتاب الإيمان ومنه جعلنا متن الصحيح بالهامش وشرح الأبي بصدر الصحيفة وبذيلها شرح السنوسي.

تنبيه: لوجود نسخة من شرح الإمام الأبي في المكتبة الخديوية المصرية التزمنا مقابلة النسخة الواردة من المغرب على تلك النسخة وان كانت النسخة المغربية أصح منها احتياطا وطمأنينة للبال.

الجزء السادس

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

هو الاغلب فيه ففي الترمذي من حديث أنس أرحم أمتي بأمتي أبو بكر وأشدهم في أمر الله عمر واصدقهم حياء عثمان وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ وأفرضهم زيد وأقرؤهم أبي ولكل أمة أمين وأمين هذه الامة أبو عبيدة ولما دخل عمر الشام يتفقد أحوال الناس أراد أن يدخل منزل أبي عبيدة وهو أمير الشام حينئذ قال له أبو عبيدة يا أمير المؤمنين لئن دخلت لتعصرن عينيك فدخله فلم ير فيه مايقع عليه البصر أكثر من سلاحه وأداة رحل بعيره فبكى عمر وقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت أمين هذه الأمة ﴿قلت﴾ وفي طريق انه لما دخل وجد فيه ماذكر وجد فراشه طنفسة رحله ومتوسده حقيبته فقال له ألا اتخذت ما اتخذ أصحابك قال يا أمير المؤمنين هذا يبلغني المقيل وقتل أباه يوم بدر وأتى برأسه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيه نزل لاتجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله الآية وقال فيه أبو بكر يوم السقيفة رضيت لكم أحد هذين الرجلين لعمر وأبي عبيدة وقال فيه عمر حين جعل الامر شورى في الستة لو كان أبو عبيدة حيا مااختلج فيه رأيي وكان توفي بالشام في خلافة عمر رضي الله عنه وهو ابن ثمان وخمسين سنة رضي الله عنه ورحمه وقبره بالاردن وصلى عليه معاذ ونزل في قبره عمرو بن العاصي والضحاك بن قيس ومعاذ بن جبل ولما أتى عمر الشام وتلقاه الناس وتلقاه أبو عبيدة نزل له عمر وعانقه (قوله فاستشرف لها الناس) (د) أي تطلعوا للولاية حرصا أن يكون هو الامين الموعود به في الحديث لاحرصا على الولاية من حيث هي ولاية

﴿ فضائل الحسن والحسين رضي الله عنهما ﴾

(ط) أصح ماقيل في الحسن انه ولد سنة ثلاث من الهجرة والحسين سنة أربع قال الواقدي حملت به فاطمة بعد وضع الحسن بخمسين ليلة ومات الحسن مسموما رضي الله عنه ورحمه في شهر ربيع الاول

أحوال الناس أراد أن يدخل منزل أبي عبيدة وهو أمير الشام حينئذ قال له أبو عبيدة يا أمير المؤمنين لئن دخلته لتعصرن عينيك فدخله فلم ير فيه مايقع عليه البصر أكثر من سلاحه وأداة رحل بعيره فبكى عمر وقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت أمين هذه الامة (ب) وفي طريق انه لما دخل ووجد فيه ماذكر وجد فراشه طنفسة رحله ومتوسده حقيبته فقال له ألا اتخذت مااتخذ أصحابك قال يا امير المؤمنين هذا يبلغني وقتل أباه يوم بدر وجاء برأسه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيه نزل لاتجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله الآية وقال فيه ابو بكر يوم السقيفة رضيت لكم احد هذين الرجلين لعمر وأبي عبيدة وقال فيه عمر رضي الله عنه حين جعل الامر شورى في الستة لو كان ابو عبيدة حيا مااختلج فيه رأيي وكان توفي بالشام في خلافة عمر وهو ابن ثمان وخمسين سنة وقبره بالاردن وصلى عليه معاذ ولما أتى عمر الشام وتلقاه الناس وتلقاه ابو عبيدة نزل له عمر وعانقه (قوله فاستشرف لها الناس) أي تطلعوا للولاية حرصا على الوصف المذكور لا على الولاية من حيث هي ولاية

﴿ باب من فضائل الحسن والحسين رضي الله عنهما ﴾

﴿ش﴾ (ط) أصح ماقيل في الحسن انه ولد سنة ثلاث من الهجرة والحسين سنة أربع قال الواقدي حملت به فاطمة بعد وضع الحسن بخمسين ليلة ومات الحسن مسموما رضي الله عنه ورحمه في شهر ربيع الاول سنة خمسين بعد ما مضى من خلافة معاوية عشر سنين ودفن بالبقيع الى جنب قبر أمه

لِمَا أَشْكَلَ مِنْ تَلْخِيصِ كِتَابِ مُسْلِم

تأليف

الإمام الحافظ أبي العبّاس أحمد بن عمر بن إبراهيم القرطبي

٥٧٨ – ٦٥٦ هجرية

الجُزْءُ السَّادِسُ

حَقَّقَهُ وَعَلَّقَ عَلَيْهِ وَقَدَّمَ لَهُ

محيي الدين ديب مستو — يوسف علي بديوي

أحمد محمد السيد — محمود إبراهيم بزال

دمشق - بيروت

دمشق - بيروت

---

(٤١) بـاب

فضائل الحسن والحسين

[٢٣٣٠] عن أبي هريرة، عن النَّبيِّ ﷺ أنَّه قال لحسن: «اللَّهُمَّ إنِّي أُحِبُّه: فَأَحِبَّهُ، وأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ».

رواه أحمد (٢/٢٤٩)، ومسلم (٢٤٢١) (٥٦)، وابن ماجه (١٤٢).

---

(٤١) ومن بـاب: فضائل الحسن والحسين

ابني علي بن أبي طالب - رضي الله عنهم -

وأمهما: فاطمة بنت رسول الله ﷺ، يُكنى الحسن: أبا محمد، والحسين: أبا عبد الله. وُلد الحسنُ في النصف من شهر رمضان سنة ثلاث من الهجرة. هذا أصحُّ ما قيل في ذلك، وولد الحسين لخمس خلون من شعبان سنة أربع من الهجرة. وقيل: سنة ثلاث، هذا قولُ الواقدي. وقال: علقتْ به فاطمةُ - رضي الله عنها - بعد مولد الحسن بخمسين ليلة، ومات الحسن مسموماً في ربيع الأول من سنة خمسين بعدما مضى من خلافة معاوية عشر سنين. وقيل: بل مات سنة إحدى وخمسين، ودُفِن ببقيع الغرقد إلى جانب قبر أمه، وصلَّى عليه سعيد بن العاص، وكان أميرَ المدينة، قدَّمه الحسينُ، وقال: لولا أنَّها سُنَّةٌ لما قدَّمتك، وقد كان وصَّى أن يدفن مع رسول الله ﷺ. إن أذنتْ في ذلك عائشة فأذنتْ في ذلك، ومنع من ذلك مروان، وبنو أمية، وروى أبو عمر بإسناده إلى عليٍّ - رضي الله عنه - قال: لما ولد الحسن جاءه رسولُ الله ﷺ فقال: «أروني ابني، ما سمَّيتموه؟» قلت: حرباً. قال: «بل هو: حسن». فلما وُلد الحسين، قال: «أروني ابني، ما سميتموه؟»، قلت: حرباً. قال: «بل هو: حسين». فلما ولد الثالث، قال: «أروني ابني، ما سمّيتموه؟» قلت: حرباً. قال: «بل هو: مُحَسِّن»[1]. وعقَّ

(١) رواه أحمد (١/٩٨ و ١١٨)، والبزار (١٩٩٧)، والحاكم (٣/١٦٥)، وابن حبان (٦٩٥٨).

المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النيسابوري

مع تضمينات الإمام الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم من العلماء الأجلاء

أول طبعة مرقمة الأحاديث ومقابلة على عدة مخطوطات

دراسة وتحقيق
مصطفى عبدالقادر عطا

كتاب الهجرة، كتاب المغازي والسرايا، كتاب معرفة الصحابة

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

قال ابن عمر: وثنا داود بن سنان، سمعت ثعلبة بن أبي مالك قال: شهدنا الحسن بن علي يوم مات ودفناه بالبقيع ولو طرحت إبرة ما وقعت إلا على رأس إنسان.

قال ابن عمر: وحدثني مسلمة عن محارب قال: مات الحسن بن علي سنة خمسين خلون من ربيع الأول وهو ابن ست وأربعين سنة وصلى عليه سعيد بن العاص وكان يبكي وكان مرضه أربعين يوماً.

٤٨٠٥ / ٤٠٣ ـ أنا حمزة بن العباس بن الفضل العقبي ببغداد، ثنا الحسن بن سلام السواق، ثنا عبيدالله بن موسى، ثنا شيبان، عن أبي إسحاق قال: بويع لأبي محمد الحسن بن علي بن أبي طالب بالكوفة عقيب قتل أمير المؤمنين علي وأخذ البيعة عن أصحابه.

فحدثني حارثة بن مضرب قال: سمعت الحسن بن علي يقول: والله لا أبايعكم إلا على ما أقول لكم قالوا: ما هي؟ قال: تسالمون من سالمت وتحاربون من حاربت ولما تمت البيعة خطبهم.

٤٨٠٦ / ٤٠٤ ـ حدثنا محمد بن صالح بن هانىء، ثنا الحسين بن الفضل البجلي، ثنا عفان بن مسلم، ثنا شعبة، عن عمرو بن مرة سمعت عبدالله بن الحارث يحدث، عن زهير بن الأقمر رجل من بني بكر بن وائل قال: لما قتل علي قام الحسن يخطب الناس فقام ٣/١ رجل من أزد شنوءة فقال: أشهد لقد رأيت رسول الله ﷺ واضعه في حبوته، وهو يقول: / «من احبني فليحبه وليبلغ الشاهد الغائب» ولولا كرامة رسول الله ﷺ ما حدثت به أبداً.

٤٨٠٧ / ٤٠٥ ـ حدثني علي بن الحسن القاضي، ثنا محمد بن موسى، عن محمد بن

٤٨٠٥ ـ سكت عنه الذهبي في التلخيص.
قلت: شيبان النحوي، قال في الميزان: ثقة مشهور. وقال أبو حاتم: صالح الحديث لا يحتج به. (الميزان ٢ / ٢٨٥).

٤٨٠٦ ـ سكت عنه الذهبي في التلخيص.

٤٨٠٧ ـ حذفه الذهبي من التلخيص.
قلت: هشام بن محمد بن السائب الكلبي. قال أحمد بن حنبل: إنما كان صاحب سمر ونسب، ما ظننت أن أحداً يحدث عنه. وقال الدارقطني وغيره: متروك. وقال ابن عساكر: رافضي، ليس بثقة.
(الميزان ٤٠٤/٣٠٤)

كتاب الطبقات الكبير

لمحمد بن سعد بن منيع الزهري
ت ٢٣٠ هـ

الجزء السادس
الطبقة الرابعة من الصحابة
ممن أسلم عند فتح مكة وما بعد ذلك
والى مسة فيمن قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم أحداث الأسنان

تحقيق
الدكتور علي محمد عمر

الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة

(* قال : أخبرنا محمد بن عمر [١] ، أن الحسن بن على مات سنة تسع وأربعين ، وصلَّى عليه سعيد بن العاص ، وكان قد سُقِىَ مرارًا وكان مرضه أربعين يومًا .

قال ابن سعد : وولد الحسن بن على فى النصف من شهر رمضان سنة ثلاث من الهجرة *) .

• • •

١٣٧٤ – الحسين بن على رضى الله عنهما

ابن على بن أبى طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قُصَىّ ويكنى أبا عبد الله ، وأمه فاطمة بنت رسول الله ﷺ ، وأمها خديجة بنت خُوَيْلِد ابن أَسَد بن عَبْد العُزَّى بن قُصَىّ .

علقت فاطمة رضى الله عنها بالحسين لخمس ليال خلون من ذى القعدة سنة ثلاث من الهجرة ، فكان بين ذلك وبين ولاد الحسن خمسون ليلة ، وولد الحسين فى ليال خلون من شعبان سنة أربع من الهجرة [٢] .

فولد الحسين : عليًا الأكبر ، قُتل مع أبيه بالطف لا بقية له ، وأمه آمنة بنت أبى مرة بن عُروة بن مَسعود بن معتب من ثقيف وأمها ابنة أبى سفيان بن حرب .

وفيها يقول : حسان بن ثابت [٣]

طَافَتْ بِنَا شَمْسُ النَّهارِ ومن رَأَى ... من الناس شمسًا بالعشاء تَطُوفُ
أَبو أُمِّها أَوْفى قريشٍ بذمةٍ ... وأعمامُها إما سألتَ ثَقِيفُ

(* – *) ساقط من ح .

(١) ث : محمد بن محمد . وصوابه لدى الذهبى وفيات سنة ٤٩ هـ ، وسير أعلام النبلاء ج ٣ ص ٢٧٧

١٣٧٤ – من مصادر ترجمته : تهذيب الكمال ج ٦ ص ٣٩٦ ، وسير أعلام النبلاء ج ٣ ص ٢٨٠ ومختصر تاريخ دمشق ج ٧ ص ١١٥

(٢) أورده المزى فى تهذيب الكمال ج ٦ ص ٣٩٩ نقلا عن ابن سعد .

(٣) ديوانه ص ٣٩١

تهذيب الكمال في أسماء الرجال

للحافظ المتقن جمال الدين أبي الحجاج يوسف المزي

٦٥٤ - ٧٤٢هـ

المجلد السادس

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

ساعدت جامعة بغداد على نشره

مؤسسة الرسالة

وقال الواقديُّ ، وخليفةُ بن خَيّاط ، وغيرُ واحد[1] : مات سنة تسع وأربعين، زاد بعضهم : في ربيع الأول، وهو ابن سبع وأربعين.

وقيل غير ذلك في مبلغ سنه وتاريخ وفاته ؛ فقيل : مات سنة خمسين[2] ، وقيل : سنة إحدى وخمسين[3] ، وقيل : سنة ست وخمسين ، وقيل : سنة ثمان وخمسين[4] ، وقيل : سنة تسع وخمسين ، والله أعلم .

روى له الأربعة .

١٢٤٩ - ق : الحسن[5] بن عليّ بن عَفّان العامريُّ ، أبو محمد الكُوفيُّ ، أخو محمد بن عليّ بن عَفّان .

روى عن : أَسْباط بن محمد الكُوفيّ ، وإسماعيل بن سنان أبي عُبَيْدة العُصْفُريّ ، وجعفر بن عَوْن ، وجُنَيد الحَجّام ، والحسن بن عطية بن نَجيح القُرَشِيّ ، وأبي أسامة حَمّاد بن أُسامة ،

---

(١) منهم سعيد بن عفير ، ومحمد بن سعد (انظر تاريخ الخطيب : ١/ ١٤٠) .

(٢) هكذا قال الزبير بن بكار ، وهشام ابن الكلبي ، وأبو الحسن المدائني ، والغلابي . (انظر تاريخ الخطيب: ١/ ١٤٠ - ١٤١ ، وسير أعلام النبلاء : ٧/ ٢٧٧) .

(٣) قاله البخاري في تاريخه الكبير : ٢/ الترجمة ٢٤٩١ .

(٤) قال الذهبي : « وغلط أبو نُعيم المُلائي ، وقال : سنة ثمان وخمسين »(سير : ٣/ ٢٧٧) .

(٥) الجرح والتعديل : ٣/ الترجمة ٩٠ ، وثقات ابن حبان ، الورقة ٩٠ ، والسابق واللاحق للخطيب : ١٠٨ ، والمعجم المشتمل ، الترجمة ٢٥٤ ، وتذهيب الذهبي ، الورقة : ١٤٢ ، والكاشف : ١/ ٢٢٤ ، وتاريخ الاسلام ، الورقة : ٢٦ (أوقاف ٥٨٨٢) ، وسير أعلام النبلاء : ١٣/ ٢٤ - ٢٦ ، والعبر : ٢/ ٤٤ - ٤٥ ، والمجرد في رجال ابن ماجة ، الورقة ١٧ ، والوافي بالوفيات : ١٢/ ١٢٢ ، والبداية : ١١/ ٤٧ ، وبغية الأريب ، الورقة ٩١ ، ونهاية السول ، الورقة ٦٥ ، وتهذيب ابن حجر : ٢/ ٣٠١ - ٣٠٢ ، وخلاصة الخزرجي : ١/ الترجمة ١٣٦٢ ، وشذرات الذهب : ٢/ ١٥٨ .

تقريب التهذيب

تأليف

الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هجرية

مع التوضيح والإضافة من كلام الحافظين المزي وابن حجر أو من مآخذهم

حققه وعلق عليه ووضحه وأضاف إليه

أبو الأشبال صغير أحمد شاغف الباكستاني

تقديم

بكر بن عبد الله أبو زيد

دار العاصمة
للنشر والتوزيع

١٢٦٧ ت الحسن بن عطية بن نَجيح القرشي، أبو علي البزاز الكوفي، صدوق، من التاسعة، مات سنة إحدى عشرة أو نحوها.

١٢٦٨ د الحسن بن علي بن راشد الواسطي، نزيل البصرة، صدوق رُمِيَ بشيء من التدليس، من العاشرة، مات سنة سبع وثلاثين.

١٢٦٩ دس الحسن بن عليّ بن أبي رافع المدني، ثقة، من الخامسة.

١٢٧٠ خت٤[(١)] الحسن بن علي بن أبي طالب الهاشمي، سبط رسول الله ﷺ وريحانته، وقد صحبه وحفظ عنه، مات شهيداً بالسمّ سنة تسع وأربعين، وهو ابن سبع وأربعين، وقيل: بل مات سنة خمسين وقيل بعدها.

١٢٧١ دق الحسن بن علي بن عَفان العامري، أبو محمد الكوفي، صدوق، من الحادية عشرة، مات سنة سبعين، وقيل: إن أبا داود روى عنه.

١٢٧٢ خ م د ت ق الحسن بن علي بن محمد الهذلي، أبو علي الخلّال الحلواني، بضم المهملة، نزيل مكة، ثقة حافظ، له تصانيف، من الحادية عشرة، مات سنة اثنتين وأربعين.

١٢٧٣ ت ق الحسن بن علي بن محمد بن ربيعة بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب النَّوفلي، الهاشمي، ضعيف، من السادسة.

١٢٧٤ خت ت ق الحسن بن عمارة البَجَلي مولاهم، أبو محمد الكوفي، قاضي بغداد، متروك، من السابعة، مات سنة ثلاث وخمسين.

١٢٧٥ خ الحسن بن عمر بن شقيق الجَرْمي، بفتح الجيم، (البلخي)، أبو علي البصري، نزيل الريّ، صدوق، من العاشرة، مات سنة اثنتين وثلاثين تقريباً.

---

(١) كذا في «تهذيب التهذيب»، وراجع «صحيح البخاري»: «كتاب الذبائح: باب قول الله تعالى ﴿أحل لكم صيد البحر . . .﴾: وركب الحسن عليه السلام» إلخ.

السلسلة الجديدة من مطبوعات دائرة المعارف العثمانية ١/١٦/٤

كتاب الثقات

للامام الحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبى حاتم التميمى البستى

(المتوفى سنة ٣٥٤ هـ = ٩٦٥ م)

طبع

باعانة وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية

تحت مراقبة

الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية

الطبعة الأولى

بمطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدرآباد الدكن الهند

١٣٩٣ هـ = ١٩٧٣ م

ابن فاطمة الزهراء، كان أشبه الناس برسول الله صلى الله عليه و سلم كنيته
أبو محمد، سم حتى نزل[1] كبده، و أوصى [إلى - [2]] أخيه الحسين : إذا
أنا مت فاحفر لى مع أبى و إلا فى بيت على و[3] فاطمة و إلا فى البقيع،
[4]و لا ترفعن[4] فى ذلك صوتا، فمات فى شهر ربيع الأول سنة إحدى
٥ و خمسين بعد ما مضى من إمارة معاوية عشر سنين، و هو ابن تسع و أربعين
سنة، و صلى عليه سعيد بن العاص [قدمه الحسين - [2]] و قال : تقدم[5]
فلو لا انها[6] سنة ما قدمتك، ثم أمر الحسين أن يحفر له فى بيت على
و فاطمة، فبلغ ذلك بنى أمية فأقبلوا [و - [2]] عليهم السلاح و قالوا :
و الله ! لا تتخذ القبور مساجد[7]، فنادى الحسين فى بنى هاشم فأقبلوا
١٠ بالسلاح. ثم ذكر الحسين قول أخيه لا ترفعن[8]. فى ذلك صوتا، فحفر له
بالبقيع[9] و دفن هناك - [عليه السلام - [2]] [10]فى أحسن مقام[10].

﴿ الحسين[11] ﴾ بن على بن أبى طالب بن [عبد المطلب بن] هاشم. ابن
فاطمة الزهراء، كنيته أبو عبد الله. [و - [2]] كان بينه و بين الحسن
طهر واحد، كان النبى صلى الله عليه و سلم يقول[12]: اللهم إنى أحبهما فأحبهما،

(١) من م، و فى الأصل : ترك - كذا (٢) زيد من م (٣) من م، و فى الأصل : على (٤ - ٤) من م، و فى الأصل : و الا يرهر - مصحف، و فى الاستيعاب : فلا تراجعهم فى ذلك (٥) من م، و فى الأصل : تقدموا (٦) من أسد الغابة ٢/١٥، و فى الأصلين : انه (٧) فى م : مساجدا (٨) من م، و فى الأصل : لا يرفعن (٩) فى الاستيعاب : دفن إلى جنب أمه فاطمة رضى الله عنها. (١٠ - ١٠) سقط من م (١١) له ترجمة ممتعة فى الإصابة ٢/١٤ (١٢) الحديث بتمامه فى الاستيعاب ١/١٤٢.

كتاب التاريخ الكبير

تأليف

الحافظ النقاد شيخ الاسلام جبل الحفظ وإمام الدنيا
أبي عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم الجعفي البخاري
المتوفي سنة ٢٥٦ هجرية - ٨٦٩ ميلادية

٢٤٨٩ – الحارث بن يزيد الحضرمى، عن عُلى بن رباح، روى عنه يحيى بن سعيد الأنصارى .

٢٤٩٠ – الحارث بن يزيد السكونى الحمصى، عن عمرو بن قيس، روى عنه الوليد بن مسلم والوليد بن قحذم بن سليمان . (١)

باب الحسن

٢٤٩١ – الحسن بن على بن ابى طالب بن عبد المطلب بن هاشم ابو محمد الهاشمى، سمع النبي صلى الله عليه وسلم، قال لى احمد بن سعيد عن ابى قتيبة من ولد ابى بكرة قال: أخبر ابو بكرة بموت الحسن ابن على فاسترجع، وماتا فى سنة احدى وخمسين، وقال لنا سعيد بن سليمان عن حفص بن غياث عن جعفر بن محمد قال: كان بين الحسن والحسين طهر واحد، وقال لى احمد بن ابى الطيب حدثنا يحيى بن ابى بكير عن شعبة عن ابى بكر بن حفص قال: توفى الحسن بن على بعد ما مضى من امارة معاوية عشر سنين .

[باب الألف – ٢]

٢٤٩٢ – الحسن بن اسامة بن زيد بن حارثة بن شراحيل مولى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيه انه طرق النبى صلى الله عليه وسلم

(١) بهامش كو: بلغ العرض بالاصل فصح – بلغ الجماعة بدار الحديث بالموصل، (٢) ترك فى الأصلين فزدناه عملا بما جرى عليه المؤلف فى سائر الكتاب – ح .

لبعض

تاريخ خليفة بن خياط

أبي عمرو خليفة بن خياط بن أبي هبيرة الليثي العصفري

الملقب بـ "شباب"

المتوفى سنة ٢٤٠هـ

راجعه وضبطه ووثقه ووضع حواشيه وفهرسه

الدكتور مصطفى نجيب فواز
رئيس قسم التاريخ سابقاً
في الجامعة اللبنانية

الدكتورة حكمت كشلي فواز
أستاذة اللغة العربية
في الجامعة اللبنانية

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

سنان بن سلمة بن محبق الهذلي.

قال ابن الكلبي: فيها شتّى أبو عبد الرحمن القيني[١] أيضاً في أنطاكية، وقال بعضهم: ابن مكرز من بني عامر بن لؤي.

وأقام الحج سعيد بن العاص[٢].

سنة تسع وأربعين

فيها قتل زياد بالبصرة الخَطيم الباهلي الخارجي أحد بني وائل اسمه زياد بن مالك.

حدثني بعض ولد سعيد بن سلم عن أبيه قال: ولد قتيبة بن مسلم يوم قتل الخطيم وذلك سنة تسع وأربعين.

وفي ولاية المغيرة بن شعبة على الكوفة خرج شبيب بن بجرة الأشجعي، فوجَّه إليه المغيرةُ كثير بن شهاب الحارثي فقتله بأذربيجان. قال أبو عبيدة: خرج شبيب بن بجرة ـ وكان ممن شهد النهروان بالكوفة ـ على المغيرة بن شعبة عند دار الرزق فقتل.

قال ابن الكلبي: وفيها شتى مالك بن هبيرة بأرض الروم، ويقال: بل شتى بها فضالة بن عبيد الأنصاري، وشتى عبد الله بن مسعدة في البر.

وأقام الحج سعيد بن العاص.

«وفيها مات الحسن بن علي بن أبي طالب رحمه»[٣].

سنة خمسين

فيها مات المغيرة بن شُعبة [بن أبي عامر بن مسعود][٤] بالكوفة في شعبان، واستخلف ابنه عروة، ويقال: استخلف جرير بن عبد الله، فولّى معاوية زياداً الكوفة مع البصرة، وجمع له

---

(١) في الإصابة للعسقلاني، ج٤، ص ١٢٨ «وذكر خليفة أن معاوية ولاه غزو الروم فغزا أنطاكية من سنة خمس وأربعين إلى سنة ثمان وأربعين».

(٢) في تاريخ الطبري، ج٤، ص ١٧٣ «وحج بالناس مروان بن الحكم في قول عامة أهل السير». وفي النجوم الزاهرة لابن تغري بردي، ج١، ص ١٨٠ «وحج بالناس مروان بن الحكم، وهو يتوقع العزل لموجدة كانت من معاوية عليه، وارتجع معاوية منه فدك وكان وهبها له». كذلك في الكامل في التاريخ لابن الأثير، ج٣، ص ٤٥٧. أما سعيد بن العاص فقد أقام الحج في سنة تسع وأربعين كما أشار إلى ذلك خليفة في أحداث هذه السنة.

(٣) في البداية والنهاية لابن كثير ج٨، ص ٣٤، وفي الكامل لابن الأثير ج٣، ص ٤٦٠، وسير أعلام النبلاء للذهبي، ج٣، ص ١٨٦ «سنة تسع وأربعين». أما في تاريخ الإسلام للذهبي ج٢، ص ٢٢٠ (مطبعة السعادة) سنة «خمسين» كذلك في النجوم الزاهرة لابن تغري بردي، ج١، ص ١٨٣.
وذكر البلاذري في أنساب الأشراف، ج٣، ص ٦٤ ثلاث سنين: ٤٩ و ٥٠ و ٥١ دون ترجيح.

(٤) ما بين الحاصرتين إضافة من النجوم الزاهرة لابن تغري بردي، ج١، ص ١٨٤.

خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال

للامام العلامة الحافظ صفي الدين

أحمد بن عبد الله الخزرجي

الانصاري نفع

الله به

(اعلم) ان استمداد المؤلف في هذا الكتاب من تذهيب الحافظ الذهبي وتقريب الحافظ بن حجر واكمال ابن ماكولا والمؤتلف والاكمال للحافظ عبد الغني المقدسي والجمع لابي الفضل بن طاهر والميزان للذهبي وقد صححه المؤلف مقابلة بعد التمام ثم اني علقت على حاشية هذه النسخة بعض ما تركه حسبما وجدته في كتب اسماء الرجال كالتهذيب وكتاب ابن الملقن وغيرهما مع مزيد البحث والتدقيق هذا وهو الحافظ صفي الدين أحمد بن عبد الله بن أبي الخير بن عبد العليم بن عبد الله بن علي بن حسن الخزرجي الانصاري الساعدي ولد رحمه الله سنة تسعمائة وصنف هذا الكتاب سنة تسعمائة وثلاث وعشرين تغمده الله برحمته وأسكنه بحبوحة جنته اه من طرة الاصل

وقد أثبتنا بهامش هذا المطبوع جميع المعلقات المذكورة وأضفنا اليها من ضبط الغريب من أسماء الرجال والبلدان ما عثرنا عليه في القاموس وغيره تتميما للفائده وتعميما للعائده والله المستعان

(الطبعة الاولى)

المطبعة الكبرى الميريه ببولاق مصر المعزيه

سنة ١٣٠١ هجريه

البغدادي أحد اعلام السنة عن اسحق الازرق ومعن بن عيسى ومحمد بن سابق وخلق وعنه (خ د ت س) وقال (١) ليس بالقوي وقال أحمد ثقة صاحب سنة قال السراج مات سنة تسع وأربعين ومائتين ۞ (خ م د س ق) الحسن بن عبد الله العرني بضم المهملة الاولى وفتح الثانية الكوفي عن ابن عباس مرسلا قاله أحمد و يحيى وعن عمرو بن حريث ويحيى بن الجزار وعنه الحكم بن عتيبة وعزرة بن عبد الرحمن وثقه ابن معين وأبو زرعة ۞ (خ) الحسن بن عبد العزيز ابن الوزير الجذامي أبو علي الجروي بفتح الجيم والراء قرية بتنيس المصري ثم البغدادي عن يحيى بن حسان وعبد الله بن يوسف وعنه (خ) قال الدارقطني لم ير مثله فضلا وزهدا (٢) قال ابن يونس مات بالعراق سنة سبع وخمسين ومائتين ۞ (م ع ا) الحسن بن عبيد الله بن عروة النخعي أبو عروة الكوفي عن أبي وائل وأبي عمرو الشيباني وسعد بن عبيدة وعنه شعبة والثوري وزائدة وثقه ابن معين وأبو حاتم والنسائي قال الفلاس توفي سنة تسع وثلاثين ومائة ۞ (ت سي ق) الحسن ابن عرفة العبدي أبو علي البغدادي المؤدب عن ابن المبارك واسمعيل بن عياش والمبارك بن سعيد الثوري وعنه (ت سي ق) وثقه ابن معين وأبو حاتم قال ابن أبي حاتم عاش مائة (٣) وعشرين سنة وكان له عشرة أولاد باسماء العشرة (٤) ۞ (د) الحسن بن عطية بن سعد العوفي آخره فاء الكوفي عن أبيه وعنه ابناه حسين ومحمد قال أبو حاتم ضعيف (٥) له عنده فرد حديث ۞ (ت) الحسن بن علية بن نجيح القرشي أبو علي الكوفي البزار عن أبي عاتكة وعنه اسحق بن يعقوب وأبو زرعة وأبو حاتم وقال صدوق قال البخاري مات سنة احدى عشرة ومائتين ۞ (دس) الحسن ابن علي بن راشد الواسطي ثم البصري عن أبي الاحوص وهشيم وعنه (د) قال ابن عدي (٦) لم أر له شيأ منكرا قال مطين مات سنة سبع وثلاثين ومائتين ۞ (دس) الحسن بن علي بن أبي رافع المدني عن جده وعنه بكير بن الاشج وغيره وثقه النسائي (٧) ۞ (ع ا) الحسن بن علي بن أبي طالب الهاشمي أبو محمد المدني سبط رسول الله صلى الله عليه وسلم وريحانته عن جده صلى الله عليه وسلم له ثلاثة عشر حديثا وأبيه وخاله هند وعنه ابنه الحسن وأبو الحوراء ربيعة وأبو وائل وابن سيرين ولد سنة ثلاث في رمضان قال أنس كان أشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وقال النبي صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة قال ابن جدعان حج الحسن خمس عشرة حجة ماشيا وخرج من ماله مرتين وقاسم الله عز وجل ماله (٨) ثلاث مرات مات رضي الله عنه مسموما سنة تسع وأربعين أو سنة خمسين أو بعدها قال ثعلبة بن أبي مالك شهدنا دفن الحسن فلقد رأيت البقيع لو طرحت ابرة ما وقعت الا على انسان ومناقبه جمة وهي في الصحيحين وغيرهما ۞ (دق) الحسن بن علي بن عفان العامري أبو محمد الكوفي عن اسباط بن محمد وأبي اسامة وعنه (دق) قال أبو حاتم صدوق قال ابن عقدة مات سنة سبعين ومائتين ۞ (خ م د ت ق) الحسن بن علي بن محمد بن علي الهذلي أبو علي الخلال الحلواني الريحاني المكي الحافظ عن عبد الصمد وعبد الرزاق والربيع بن نافع ووكيع وخلق وعنه (خ م د ت ق) قال يعقوب ابن شيبة كان (٩) ثقة ثبتا متقنا توفي بمكة سنة اثنتين وأربعين ومائتين (١٠) ۞ (خت دق) الحسن بن عمارة البجلي مولاهم أبو محمد الكوفي قاضي بغداد عن ابن أبي مليكة والحكم وعنه السفيانان والقطان وخلق قال الدارقطني متروك ورماه ابن المديني بالوضع مات سنة ثلاث

(١) وقال مرة بغدادي صالح وذكره ابن حبان في الثقات اه تهذيب

(٢) ووثقه أبو حاتم اه تهذيب

(٣) كذا في نسخة اخرى وفي التهذيب مائة وعشر سنين اه

(٤) ومات سنة سبع وخمسين ومائتين اه تهذيب

(٥) وقال البخاري ليس بذاك وذكره ابن حبان في كتاب الثقات اه تهذيب

(٦) وقال أبو حاتم بن حبان مستقيم الحديث وقال ابن عدي عن عبدان نظر عباس العنبري في جزئه عن الحسن بن علي بن راشد هذا فقال لي يا بني اتقه اه تهذيب

(٧) وذكره أبو حاتم بن حبان في الثقات اه تهذيب

(٨) حتى ان كان ليعطي نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا اه تهذيب

(٩) ووثقه النسائي والخطيب اه تهذيب

(١٠) (ت ق) الحسن بن علي النوفلي الهاشمي والد أبي جعفر الشاعر عن عبد الرحمن الاعرج وعنه أبو قتيبة مسلم بن قتيبة وابنه أبو جعفر قال البخاري منكر الحديث وقال النسائي ضعيف اه من التهذيب وسقط على صاحب الخلاصة

تاريخ الإسلام

ووفيات المشاهير والأعلام

للحافظ المؤرخ شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨هـ

عهد معاوية بن أبي سفيان

حوادث ووفيات

(٤١هـ - ٦٠هـ)

تحقيق

الدكتور عمر عبد السلام تدمري

أستاذ التاريخ الإسلامي في الجامعة اللبنانية

عضو الهيئة الاستشارية للمنشورات التاريخية

في اتحاد المؤرخين العرب

الناشر

دار الكتاب العربي

تقل ذاك، إنّي كرهت أن أقتلكم في طلب المُلْك[1].

قال ابن عبد البرّ[2]: قال قتادة، وأبو بكر بن حفص: سمّ الحسنَ زوجته بنت[3] الأشعث بن قيس.

وقالت طائفة: كان ذلك بتدسيس معاوية إليها، وبذل لها على ذلك، وكان لها ضرائر.

قلت: هذا شيء لا يصحّ فَمن الذي اطّلع عليه؟.

قال ابن عبد البرّ[4]: روينا من وجوه أنه لما احتضر قال: يا أخي إيّاك أن تستشرف لهذا الأمر فإنّ أباك استشرف لهذا الأمر فصرفه الله عنه، ووليها أبو بكر، ثم استشرف لها فصُرفت عنه إلى عمر، ثم لم يشكّ وقتَ الشورى أنها لا تعدوه، فصُرفت عنه إلى عثمان، فلما مات عثمان بويع، ثم نُوزع حتى جرّد السيف، فما صَفَتْ له، وإني والله ما أرى أن يجمع الله فينا النُّبوّة والخلافة، فلا أعرفنّ ما استخفّك سفهاء الكوفة فأخرجوك، وقد كنتُ طلبت إلى عائشة أن أُدفن مع رسول الله ﷺ، فقالت: نعم، وإنّي لا أدري لعلّ ذلك كان منها حياءً، فإذا ما متُّ فاطلب ذلك إليها، وما أظنّ القوم إلا سيمنعونك، فإن فعلوا فلا تراجعهم. فلما مات أتى الحسينُ عائشةَ فقالت: نعم وكرامة، فمنعهم مروان، فلبس الحسين ومن معه السلاح حتى ردّه أبو هريرة، ثم دُفن في البقيع إلى جنب أمّه، وشهده سعيد بن العاص وهو الأمير، فقدّمه الحسين للصلاة عليه وقال: هي السُّنّة.

توفي الحسن رضي الله عنه في ربيع الأول سنة خمسين، وورّخه فيها المدائني، وخليفة العصفري، وهشام بن الكلبي، والزبير بن بكار، والغلابي، وغيرهم.

---

(١) سبق تخريج هذا الحديث في أول حوادث سنة ٤١ هـ.

(٢) الاستيعاب ١/٣٧٥.

(٣) في نسخة القدسي ٢/٢١٩ «سم الحسن وزوجته..» وهذا خطأ، ففي الاستيعاب: «سم الحسن بن علي، سمّته امرأته بنت الأشعث بن قيس الكندي..». (١/٣٧٥).

(٤) الاستيعاب ١/٣٧٦، ٣٧٧.

تاريخ الإسلام

ووفيات المشاهير والأعلام

للحافظ المؤرخ شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨هـ

عهد معاوية بن أبي سفيان

حوادث ووفيات

(٤١هـ - ٦٠هـ)

تحقيق
الدكتور عمر عبد السلام تدمري
أستاذ التاريخ الإسلامي في الجامعة اللبنانية
عضو الهيئة الاستشارية لمنشورات التاريخية
في اتحاد المؤرخين العرب

الناشر
دار الكتاب العربي

وقال الواقدي، ومحمد بن سعد: توفي سنة تسع وأربعين بالمدينة، رضي الله عنه.

الحَكَم بن عمرو[1] خ ٤، الغفاري، أخو رافع بن عمرو، وإنّما هما من بني ثعلبة أخي غِفار.

للحَكَم صُحبة ورواية، ونزل البصرة، وكان رجلاً صالحاً فاضلاً، قد ولي غزو خراسان فسباهم وغنم، وتوفي بمَرْو.

وروى عنه: أبو الشعثاء جابر بن زيد، وسوادة بن عاصم، والحسن البصري، وابن سيرين.

وكان محمود السيرة.

توفي سنة خمس وأربعين، وقيل: سنة خمسين.

هشام بن حسان[2]: إنّ زياداً بعث الحَكَم بن عمرو على خراسان، فأصابوا غنائم، فكتب إليه: لا تقسم ذهباً ولا فضّة، فكتب إليه: بالله لو

---

(١) انظر عن الحكم في: مسند أحمد ٣١٢/٤ و٦٦/٥، التاريخ لابن معين ١٢٦/٢، طبقات خليفة ٣٢ و١٧٥ و٣٢١، تاريخ خليفة ٢١١، الطبقات الكبرى ٢٨/٧ و٣٦٦، التاريخ الكبير ٣٢٨/٢، ٣٢٩ رقم ٢٦٤٦، التاريخ الصغير ٧٢، المعرفة والتاريخ ٢٥/٣، تاريخ الطبري ٢٢٤/٥ و٢٢٥ و٢٢٩ و٢٥٠ و٢٥١ و٢٨٥ المحبّر ٢٩٥، الجرح والتعديل ١١٩/٣ رقم ٥٥١، جمهرة أنساب العرب ١٨٦، مشاهير علماء الأمصار ٦٠ رقم ٤١٥،مقدّمة مسند بقيّ بن مخلد ١٤٩ رقم ٧٧٥، المستدرك على الصحيحين ٤٤١/٣ - ٤٤٣، الاستيعاب ٣١٤/١ - ٣١٦، المعجم الكبير ٢٣٣/٣ - ٢٣٨ رقم ٢٤٧، الإكمال ٢٢٣/٧، الجمع بين رجال الصحيحين ١٠٢/١، الأنساب ١٦٥/٩، معجم البلدان ٢٨٢/١ و٥١١/٤، صفة الصفوة ٦٧٢/١، ٦٧٣ رقم ٨٨، أسد الغابة ٣٦/٢، ٣٧، الكامل في التاريخ ٤٥٢/٣ و٤٥٥ و٤٧٠ و٤٨٩، تهذيب الكمال ١٢٤/٧ - ١٢٩ رقم ١٤٤٠، تحفة الأشراف ٧٢/٣ رقم ١١٣، فتوح البلدان ٥٠٦، الخراج وصناعة الكتابة ٤٠٥، الكاشف ١٨٣/١ رقم ١١٩٦، سير أعلام النبلاء ٤٧٤/٢ - ٤٧٧ رقم ٩٣، تجريد أسماء الصحابة ١٣٦/١، مجمع الزوائد ٤١٠/٩، الوافي بالوفيات ١١٠/١٣ رقم ١١٧، تهذيب التهذيب ٤٣٦/٢، ٤٣٧ رقم ٧٥٩، التقريب ١٩٢/١ رقم ٤٩٧، الإصابة ٣٤٦/١، ٣٤٧ رقم ١٧٨٤، خلاصة التذهيب ٨٩، رجال الطوسي ١٨.

(٢) الطبقات الكبرى ٢٨/٧، ٢٩، صفة الصفوة ٦٧٢/١.

أو مدينة السلام

منذ تأسيسها حتى سنة ٤٦٣ هـ

للحافظ أبي بكر احمد بن علي الخطيب البغدادي

المتوفى سنة ٤٦٣ هـ

الجزء الأول

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

* أخبرنا محمد بن احمد بن رزق قال نا عبد الصمد بن على بن محمد قال نا
الحسين بن سعيد بن أزهر السلمى قال حدثنى قاسم بن يحيى بن الحسن بن زيد
ابن على قال نبأنا أبو حفص الأعشى عن أبان بن تغلب عن أبي جعفر عن على
ابن الحسين عن الحسين بن على عن على . قال قال رسول الله صلى الله عليه
٥ وسلم : الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة ، وأبوهما خير منهما * أخبرنا أبو
القاسم الأزهرى قال أنبأنا محمد بن المظفر الحافظ قال نبأنا أبو على أحمد بن على
ابن الحسن بن شعيب المدائنى بمصر قال نبأنا أبو بكر أحمد بن عبد الله بن
عبد الرحيم البرقى قال : الحسن بن على بن أبي طالب يُقَالُ إنه ولد فى النصف
من شهر رمضان فى سنة ثلاث من الهجرة * أخبرنا عبيد الله بن عمر بن احمد
١٠ الواعظ قال حدثنى أبى قال حدثنا الحسين بن القاسم قال حدثنا على بن داود
وأحمد بن أبي مريم عن سعيد بن كثير بن عُفير . قال : وفى سنة تسع وأربعين
مات الحسن بن على بن أبي طالب * أخبرنا ابن بشران قال أنبأنا الحسين بن
صفوان قال نبأنا ابن أبي الدنيا قال نبأنا محمد بن سعد . قال : وتوفى الحسن بن على
ابن أبي طالب فى ربيع الأول من سنة تسع وأربعين ، وهو ابن سبع وأربعين
١٥ سنة ، وصلى عليه سعيد بن العاص بالمدينة ، ودفن بالبقيع * أنبأنا ابن رزق قال
أنبأنا عثمان بن أحمد الدقاق قال نبأنا حنبل بن اسحاق قال سمعت عبيد الله بن
محمد بن عائشة . يقول : مات الحسن بن على سنة احدى وخمسين ، ويقال سنة
خمسين * أخبرنا عبيد الله بن عمر الواعظ قال حدثنى أبى قال حدثنى يحيى بن محمد
ـ يعنى القَصَبَانى ـ قال أنبأنا محمد بن موسى ـ هو البربرى ـ عن ابن أبي السرى
٢٠ عن هشام بن الكلبى . قال : وفى سنة خمسين مات الحسن بن على بالمدينة *
وأخبرنا عبيد الله بن عمر قال حدثنى أبى قال نبأنا أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانى
قال نبأنا جعفر بن محمد بن عمرو الخشاب قال حدثنى أبى قال نبأنا زيدان بن عمر

تاريخ بغداد

أو مدينة السلام

منذ تأسيسها حتى سنة ٤٦٣ هـ

للحافظ أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي

المتوفي سنة ٤٦٣ هـ

الجزء الأول

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

ابن البختري. قال سمعت يحيي بن عبـد الله بن الحسن . يقول : توفى الحسن بن على سنة خمسين ، وهو ابن سبع وأربعين سنة .

—٣— الحسين بن على عليه السلام

وكنية الحسـين بن على ، أبو عبد الله ، وكان أصغر من الحسن بسنة * أخبرنا أبو القاسم الأزهري قال أنبأنا محمـد بن المظفر قال نبأنا أحمد بن على بن شعيب المدائني قال نبأنا أبو بكر بن البرقي. قال : ولد الحسين بن على بن أبي طالب في ليال خلون من شعبان ، سنة أربع من الهجرة * أخبرنا أبو عمر عبد الواحد بن محمد بن مهدي قال أنبأنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الحافظ قال نبأنا يحيي ابن زكريا بن شيبان قال نا أرطاة بن حبيب قال نا أيوب بن واقد عن يونس ابن خباب عن أبي حازم عن أبي هريرة . قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : « من أحب الحسن والحسين فقد أحبني ، ومن أبغضهما فقد أبغضني » * أخبرنا محمد بن أحمد بن رزق قال أنبأنا دعلج بن أحمد المعدّل قال نا موسى بن هارون قال نا أبو الربيع قال نا حماد بن زيد قال نا يحيي بن سـعيد عن عبيد بن حُنين قال حدثني الحسين بن على . قال : أتيت على عمر بن الخطاب وهو على المنبر ، فصـعدت اليه فقلت : انزل عن منـبر أبي واذهب الى منبر أبيـك . فقال عمر : لم يكن لأبي منبر وأخذني وأجلسني معـه ، فجعلت أقلب خنصر يدي [1] ، فلما نزل انطلق بي الى منزله . فقال لي : من علمك ؟ فقلت : والله ماعلمنيه أحـد . قال : يا بني لو جعلت تغشانا قال : فأتيته يوما وهو خال بمعاوية وابن عمر بالباب ، فرجع ابن عمر ورجعت معه ، فلقيني بعد . فقال : لم أرك ؟ فقلت : يا أمير المؤمنين اني جئت وأنت خال بمعاوية وابن عمر بالباب . فرجع ابن عمر ورجعت معه . فقـال : أنت أحق بالاذن من ابن عمر ، وإنما أنبتَ ماترى في رؤسنا الله ، ثم أنتم * أخبرنا أحمد بن عثمان بن مياح السكرى قال نا

(١) هذه عن الخطية . وفي الأصل : حصى بيده .

المنتظم

في تاريخ الملوك والأمم

لأبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد ابن الجوزي

المتوفى سنة ٥٩٧ هـ.

دراسة وتحقيق

محمد عبد القادر عطا مصطفى عبد القادر عطا

راجعه وصححه

نعيم زرزور

الجزء الخامس

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

يكن الذي أظن فالله أشد بأساً وأشد تنكيلاً، وإن لم يكن فلا أحب أن يقتل بي بريء، ثم قضى رضي الله عنه.

أخبرنا محمد بن عبد الملك بن خيرون، قال: أخبرنا أبو محمد الحسن بن علي الجوهري، قال: أخبرنا أبو عمر بن حيوية، قال: حدَّثنا محمد بن خلف، قال: حدَّثني أبو عبد الله اليماني، قال: حدَّثنا محمد بن سلام الجمحي، عن ابن جعدة، قال:

كانت جعدة بنت الأشعث بن قيس تحت الحسن بن علي فدس إليها يزيد أن سمي حسناً حتى أتزوجك، ففعلت، فلما مات الحسن بعثت جعدة إلى يزيد تسأله الوفاء بما وعدها، فقال: إنا والله لم نرضك للحسن أفنرضاك لأنفسنا.

مرض الحسن أربعين يوماً، وتوفي في ربيع الأول من هذه السنة، وهو ابن سبع وأربعين سنة، وصلى عليه سعيد بن العاص بالمدينة، ودفن بالبقيع، وقيل: إنه توفي في سنة خمسين وقيل: إحدى وخمسين.

* * *

تاريخ الخلفاء

تأليف

جلال الدين عبد الرحمن

السيوطي

المتوفّى سنة ٩١١ هـ

دار ابن حزم

تريد الخلافة، فقال: قد كان جماجم العرب في يدي يحاربون من حاربت ويسالمون من سالمت، فتركتها ابتغاء وجه الله، وحقن دماء أمة محمد عليه الصلاة والسلام ثم أبتزها بأتياس أهل الحجاز؟.

توفي الحسن ـ رضي الله عنه ـ بالمدينة مسموماً، سمته زوجته جعدة بنت الأشعث بن قيس، دسّ إليها يزيد بن معاوية أن تسمه فيتزوجها، ففعلت، فلما مات الحسن بعثت إلى يزيد تسأله الوفاء بما وعدها، فقال: إنا لم نرضك للحسن، أفنرضاك لأنفسنا؟

وكانت وفاته سنة تسع وأربعين، وقيل: في خامس ربيع الأول سنة خمسين، وقيل: سنة إحدى وخمسين، وجهد به أخوه أن يخبره بمن سقاه، فلم يخبره، وقال: الله أشد نقمة إن كان الذي أظن، وإلا فلا يقتل بي والله بريء.

وأخرج ابن سعد عن عمران بن عبدالله بن طلحة قال: رأى الحسن كأن بين عينيه مكتوباً: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١﴾ [الإخلاص: ١]، فاستبشر به أهل بيته، فقصوها على سعيد بن المسيب، فقال: إن صدقت رؤياه فقلّ ما بقي من أجله، فما بقي إلا أيام حتى مات.

وأخرج البيهقي وابن عساكر من طريق أبي المنذر هشام بن محمد عن أبيه قال: أضاق الحسن بن عليّ، وكان عطاؤه في كل سنة مائة ألف، فحبسها عنه معاوية في إحدى السنين، فأضاق إضاقة شديدة، قال: فدعوت بدواة لأكتب إلى معاوية لأذكره نفسي، ثم أمسكت، فرأيت رسول الله ﷺ في المنام، فقال: **«كيف أنت يا حسن؟»** فقلت: بخير يا أبت، وشكوت إليه تأخر المال عني، فقال: **«أدعوت بدواة لتكتب إلى مخلوق مثلك تذكره ذلك؟»**، فقلت: نعم يا رسول الله، فكيف أصنع؟ فقال: **«قل: اللّهم اقذف في قلبي رجاءك، واقطع رجائي عمن سواك حتى لا أرجو أحداً غيرك؛ اللّهم وما ضعفت عنه قوتي وقصر عنه عملي، ولم تنته إليه رغبتي، ولم تبلغه مسألتي، ولم يجر على لسان مما أعطيت أحداً من الأولين والآخرين من اليقين فخصني به يا رب العالمين»**، قال: فوالله ما ألححت به أسبوعاً حتى بعث إليّ معاوية بألف ألف وخمسمائة ألف، فقلت: الحمد لله الذي لا ينسى من ذكره، ولا يخيب من دعاه، فرأيت النبيّ ﷺ في المنام، فقال: **«يا حسن كيف أنت؟»** فقلت: بخير يا رسول الله، وحدثته بحديثي، فقال: **«يا بني، هكذا من رجا الخالق ولم يرج المخلوق»**.

وفي «الطيوريات» عن سليم بن عيسى قارىء أهل الكوفة قال: لما حضرت الحسن الوفاة جزع، فقال له الحسين: يا أخي، ما هذا الجزع؟ إنك ترد على

شذرات الذهب

في أخبار من ذهب

لابن العماد

الإمام شهاب الدين أبي الفلاح عبد الحي بن أحمد بن محمد العكري الحنبلي الدمشقي

(١٠٣٢ ـ ١٠٨٩ هـ)

المجلد الأول

أشرف على تحقيقه وخرج أحاديثه
عبد القادر الأرناؤوط

حققه وعلق عليه
محمود الأرناؤوط

دمشق ـ بيروت

في ربيع الأول منها توفي سَيِّدُ شباب أهلِ الجنة، سِبْطُ رَسُولِ الله ﷺ [ورَيْحَانَتُه، أبو محمد][1] الحسنُ بن عليّ بن أبي طالب كرّم الله وجهه، والأكثر[2] على أنه توفي سنة خمسين بالمدينة عن سبع وأربعين سنة، ومناقبه كثيرة.

روي أنه حج خمساً وعشرين حجة ماشياً، والنجائبُ[3] بين يديه، وخرج عن ماله ثلاث مرات، وشاطره مرَّتين، وأعطى إنساناً يسأله خمسين ألف درهم، وخمسمائة دينار، وأعطى حمَّال ذلك طَيْلَسَانَهُ[4]، وقال: يكون كِرَاؤه من عندي، ومرَّ بصبيانٍ معهم كِسَرُ خُبْزٍ فاستضافوه، فنزل عن فرسه،

= وفيها مات خزيمة الأسدي، كما ذكر الذهبي في «تاريخ الإسلام» (٢/٢١٥) ولم أقف على اسمه عند غيره فيما بين يديَّ من كتب التاريخ والتراجم.

(١) قوله: «وريحانته أبو محمد» سقط من الأصل، وأثبتناه من المطبوع.

(٢) تحرفت هذه اللفظة في الأصل إلى «وأكثر».

(٣) في الأصل والمطبوع: «والجنائب بين يديه» وهو خطأ، والصواب ما أثبتناه. والنجائب، جمع نجيبة. وهي الناقة، يقال: ناقة نجيب ونجيبة، والمعنى حج ماشياً والنوق بين يديه.

(٤) قال ابن منظور: الطَّيْلَسانُ: ضرب من الأكسية. . . وحكي عن الأصمعي أنه قال: الطيلسان ليس بعربي، قال: وأصْلُهُ فارسيٌّ، إنما هو تالسان فأُعْرِب. «لسان العرب» «طلس» (٤/٢٦٨٩).

الصواعق المحرقة

على

أهل الرفض والضلال والزندقة

تأليف

أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي

ابن حجر الهيتمي (٩٧٣)هـ

تحقيق

عبد الرحمن بن عبد الله التركي
كلية أصول الدين بالرياض

كامل محمد الخراط

الجزء الأول

دار الوطن
الرياض - شارع المعذر - ص. ب ٣٣١٠
☎ ٤٧٩٢٠٤٢ - فاكس ٤٧٦٤٦٥٩

حَفص، والمتأخرين، كالزين العراقي في «مقدمة شرح التقريب».

وكانت وفاته سَنة تسع وأربعين، أو خمسين، أو إحدى وخمسين أقوال، والأكثرون على الثاني، كما قاله جَماعة، وغَلَّطَ الواقدي ما عدا الأول؛ سيّما من قال: سنة ست وخمسين. ومن قال: سَنة[١] تسع وخمسين[٢].

وجهد به أخوه أن يخبره بمن سقاه فلم يخبره، وقال: اللهُ أشد نقمة، إن كان الذي أظن؛ وإلا فلا يُقتل بي والله بَرِيء[٣].

وفي رواية: يا أخي، قد حضرت وفاتي، ودنا فِراقي لك، وإني لاحقٌ بربي، وأجد كَبِدي تقطع، وإني لعارف من أين دُهيت، فأنا أخاصمه إلى الله تعالى، فبحَقّي عليكَ لا تكلّمتَ في ذلك بشيء، فإذا أنا قضيتُ نَحبي، فَقَمِّصْني وغَسِّلني وكَفِّني، واحملني على سَريري إلى قبر جَدّي رسولِ الله (ﷺ)، أجَدِّدْ به عَهدًا، ثم رُدَّني إلى قبرِ جدتي فاطمة بنت أسد[٤] فادفني هناك، وأقسم عليك بالله أن لا تريق في أمري محْجمة[٥] دَم[٦].

وفي رواية: إني يا أخي سُقيتُ السمَّ ثلاثَ مرات، لم أسْقه مثل هذه المرة.

---

(١) ليست في الأصل.

(٢) ينظر الخلاف في ذكر سنة وفاته في مختصر تاريخ ابن عساكر ٤٧/٧، والاستيعاب ٣٩١/١، وسير أعلام النبلاء ٢٧٨/٣.

(٣) انظر الاستيعاب ٣٩٠/١.

(٤) هي فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد مناف، والدة علي بن أبي طالب رضي الله عنه، لما ماتت ألبسها رسول صلى الله عليه وسلم قميصه، ونزل معها في قبرها. انظر: سير أعلام النبلاء ١١٨/٢.

(٥) تحرفت في (ط) إلى: «بجة».

(٦) انظر تاريخ الخلفاء ١٥٩.

الصواعق المحرقة

على

أهل الرفض والضلال والزندقة

تأليف

أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي
ابن حجر الهيتمي (٩٧٣)هـ

تحقيق

عبد الرحمن بن عبد الله التركي
كلية أصول الدين بالرياض

كامل محمد الخراط

الجزء الأول

دار الوطن
الرياض ـ شارع المعذر ـ ص. ب ٣٣١٠
☏ ٤٧٩٢٠٤٢ ـ فاكس ٤٧٦٤٦٥٩

فقال: مَنْ سَقاك؟ قال: ما سُؤالك عن هذا؟ تُريد أن تُقاتلهم[١]؟ أكلُ أمرهم إلى الله. [٢]أخرجه ابن عبدالبر[٣].

وفي أخرى: لقد سُقيت السمّ مرارًا، ما سُقيته مثل هذه المرة، ولقد لفظتُ طائفةً من كبدي، فرأيتني أقلبها بعود، فقال له الحُسين: أي أخي، مَن سَقاك؟ قال: وما تُريد إليه؟ أتريدُ أن تقتله؟ قال: نعم[٢].

قال: لئن كان الذي أظن فالله أشدّ نَقمةً، وإن كانَ غيره، فلا يُقتل بي بريء[٤].

ورأى كأنَّ مكتوبًا بين عَينيه: ﴿قُل هُوَ اللهُ أحَدٌ﴾ فاستبشر به هو، وأهلُ بيته، فقصوها على ابن المسيّب، فقال: إن صَدقت رُؤياه؛ فقلَّ ما بَقي من أجله، فما بَقي إلا أيامًا حتى مَات[٥].

وصلى عليه سعيدُ بن العاص؛ لأنه كان واليًا على المدينة من قبل معاوية، ودُفن عند جَدَّته بنت أسَد بقُبته المشهورة، وعمره سبعٌ وأربعون سنة، كان منها مع رَسول الله (ﷺ) سَبعُ سنين، ثم مع أبيه ثلاثون سنة، ثم خليفةً ستةُ أشهر، ثم تسع سنين ونصف سنة بالمدينة، رضي الله عنه.

---

(١) في (ك): «تقتله».

(٢-٢) ساقط من (ك).

(٣) انظر الاستيعاب ١/٣٩٠.

(٤) انظر: الاستيعاب ١/٣٩٠، ومختصر تاريخ ابن عساكر ٧/٣٨-٣٩، وتاريخ الخلفاء ١٥٨.

(٥) مختصر تاريخ ابن عساكر ٧/٣٨، تاريخ الخلفاء ١٥٨.

كتاب جمل من أنساب الأشراف

صنفه

الإمام أحمد بن يحيى بن جابر

البلاذري

المتوفى ٢٧٩ هـ / ٨٩٢ م

الجزء الثالث

أخبار علي بن أبي طالب وأبنائه عليهم السلام

حققه وقدم له

الأستاذ الدكتور سهيل زكار — الدكتور رياض زركلي

بإشراف

مكتب البحوث والدراسات

في

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

أجلك، قال وأنت اليوم سيد قومك. قال: أما مابقي أبو عبد الله فلا.

المدائني عن ابن جعدبة عن صالح بن كيسان قال: لقي معاوية ابن عباس بمكة فعزّاه عن الحسن فقال: لا يسوءك الله يا أبا العباس. فقال: لن يسوءني الله ما أبقاك يا أمير المؤمنين، فأمر له بمائة ألف درهم وأكثر من ذلك وبكسوة.

وسمعت من يحدث أن وفاة الحسن أتت معاوية وعنده ابن عباس، فقال له: عجبت للحسن، شرب عسلة بماء رومة فمات، وعزّى ابن عباس عنه فقال: لا يسوءك الله، وقال ابن عباس: لا يسوءني الله يا أمير المؤمنين ما أبقاك، فأمر له بألف ألف درهم.

قالوا: وكانت وفاة الحسن سنة تسع وأربعين، ويقال سنة خمسين، لخمس خلون من شهر ربيع الأول، وزعم بعضهم أنه توفي سنة إحدى وخمسين.

قالوا: ودفن الحسن بالبقيع، وصلى عليه سعيد بن العاص بن سعيد بن العاص بن أمية، وكان والياً على المدينة.

وقال أبو مخنف: منع مروان من دفن الحسن مع رسول الله ﷺ حتى كاد يكون بين الحسين وبينه قتال، واجتمع بنو هاشم وبنو المطلب ومواليهم إلى الحسين، وقال أبو سعيد الخدري وأبو هريرة لمروان: تمنع الحسن من أن يدفن مع جده وقد قال رسول الله ﷺ: «الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة»؟ فقال مروان: لقد ضاع حديث رسول الله ﷺ إن كان لا يرويه إلا مثلك ومثل أبي هريرة. فدفن بالبقيع، وكان للحسن يوم توفي سبع وأربعون سنة وأشهر.

كتاب جمل من أنساب الأشراف

صنفه

الإمام أحمد بن يحيى بن جابر

البلاذري

المتوفى ٢٧٩هـ/٨٩٢م

الجزء الثالث

أخبار علي بن أبي طالب وأبنائه عليهم السلام

حققه وقدم له

الأستاذ الدكتور سهيل زكار — الدكتور رياض زركلي

بإشراف

مكتب البحوث والدراسات

في

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

وقال الواقدي : توفى الحسن في شهر ربيع الأول سنة تسع وأربعين ، وهو ابن سبع وأربعين سنة ودفن بالبقيع ، وصلى عليه سعيد بن العاص .

وحدثت عن جويرية بن أسماء قال : لما مات الحسن بن علي أخرجوا جنازته فحمل مروان سريره ، فقال له الحسين : أتحمل سريره ، أما والله لقد كنت تُجرِّعَهُ الغيظ . فقال مروان : إني قد أفعل ذاك بمن يوازن حِلْمُه الجبال .

وحدثني أحمد بن ابراهيم الدورقي ، ثنا وهب بن جرير بن حازم ، ثنا أبي قال : سمعت النعمان بن أسد يحدث عن الزهري قال : بويع الحسن بعد أبيه فقال لأصحابه في بيعته : تسالمون من سالمت وتحاربون من حاربت ، فلما سمعوا شرطه ارتابوا فطعنه رجل طعنة أشوته ، فازداد لهم بغضاً ومنهم ذعراً ، وأرسل إلى معاوية بكتاب شرط اشترطه وفيه : إن أعطيتني ما فيه بايعتك .

وكان معاوية بعث الى الحسن بصحيفة بيضاء مختومة في أسفلها ، فقال : اكتب فيها ما شئت . فكتب الحسن فيها ما أراد . ثم إن عمرو بن العاص أمر معاوية أن يأمر الحسن بالخطبة فأمره فقال الحسن بعد أن حمد الله وأثنى عليه : أما بعد فإن الله هداكم بأولنا وحقن دماءكم بآخرنا ، وإن لهذا الأمر مدة ، والدنيا دار زوال ، وقال الله : ﴿وإن أدري لعله فتنة لكم ومتاع الى حين﴾ .

ثم إن الحسن لحق بالمدينة وقال معاوية لعمرو بن العاص : اكفني الكوفة . قال : فكيف ترى في مصر ؟ قال : ابعث عليها ابنك .

وقدم المغيرة بن شعبة الثقفي عليه ، وكان مقيماً بالطائف معتزلاً أمر

سير أعلام النبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

عُنُقِه : تَقَدَّمْ ، فلولا أنها سُنَّةٌ ما قُدِّمتَ ، يعني في الصلاة ، فقال أبو هريرة : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : « مَنْ أحبَّهما فقد أحبَّني ، ومَنْ أبغضَهُما فقد أبغضني »[1] .

ابن إسحاق : حدثني مُساورُ السعديُّ ، قال : رأيتُ أبا هريرة قائماً على مسجد رسولِ الله ﷺ يوم مات الحسنُ ؛ يبكي ، ويُنادي بأعلى صوته : يا أيها الناس ! مات اليومَ حِبُّ رسول الله ﷺ ، فابكوا .

قال جعفرُ الصادق : عاش الحسنُ سبعاً وأربعين سنة .

قلت : وغلط من نقل عن جعفر أن عُمُره ثمان وخمسون سنة غلطاً بيِّناً .

قال الواقدي ، وسعيد بن عُفَير ، وخليفة : مات سنةَ تسعٍ وأربعين .

وقال المدائني ، والغَلاّبي ، والزُّبير ، وابنُ الكلبي ، وغيرهم : مات سنة خمسين ، وزاد بعضهم : في ربيع الأول . وقال البخاريُّ : سنة إحدى وخمسين . وغلط أبو نعيم المُلائي ، وقال : سنة ثمان وخمسين .

ونقل ابنُ عبد البَرِّ : أنهم لما التمسوا من عائشةَ أن يُدفَنَ الحسنُ في الحُجْرة ، قالت : نعم وكرامة ، فردَّهم مروانُ ، ولبسوا السلاح ، فدفن عند أُمِّه بالبقيع إلى جانبها .

ومن « الاستيعاب » لأبي عمر ، قال : سار الحسنُ إلى مُعاويةَ ، وسار معاويةُ إليه ، وعلمَ أنه لا تغلبُ طائفةٌ الأخرى حتى تذهبَ أكثرها ، فبعثَ إلى معاوية أنه يصير الأمرُ إليك بشرط أنْ لا تطلُبَ أحداً بشيءٍ كانَ في أيام أبي ،

(١) إسناده حسن وهو في «المسند» ٢/٥٣١ ، وسنن البيهقي ٤/٢٨ ، ٢٩ وصححه الحاكم ٣/١٧١ ووافقه الذهبي ، وأورده الهيثمي في «المجمع» ٣/٣١ ، وقال : رواه الطبراني في «الكبير» ، والبزار (٨١٤)، ورجاله موثقون .

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

فأجابه ، وكاد يطير فَرَحاً ، إلا أنَّه قال : أما عشرةُ أنفس ، فلا ، فراجعه الحسنُ فيهم ، فكتبَ إليه : إني قد آليتُ متىٰ ظَفِرتُ بقيسِ بنِ سعد أنْ اقطع لسانه ويده . فقال : لا أُبايعك . فبعثَ إليه معاوية برَقٍّ أبيض ، وقال : اكتبْ ما شئتَ فيه وأنا ألتزمُه ، فاصطلحا على ذلك . واشترط عليه الحسنُ أن يكونَ له الأمر من بعده ، فالتزمَ ذلك كُلَّه معاويةُ . فقال له عمرو : إنه قد انفلَّ حَدُّهم ، وانكسرتْ شوكَتُهم . قال : أَمَا علمتَ أنه قد بايع علياً أربعون ألفاً على الموت ، فوالله لا يُقْتَلُون حتى يُقتل أعدادُهم منَّا ، وما والله في العيش خيرٌ بعد ذلك[1] .

قال أبو عمر : وسلَّمَ في نصفِ جمادى الأول الأمرَ إلى مُعاوية ، سنة إحدىٰ وأربعين[2] . قال : وماتَ فيما قيل سنةَ تسعٍ وأربعين . وقيل : في ربيع الأول سنةَ خمسين . وقيل : سنة إحدى وخمسين[3] .

قال : ورَوَينا من وجوه : أنَّ الحسنَ لما احتُضِرَ ، قال للحُسين : يا أخي ؛ إنَّ أباك لما قُبِضَ رسولُ الله ﷺ ، استشرفَ لهذا الأمر ، فصرفَه اللّهُ عنه ، فلما احتُضِرَ أبو بكرٍ ، تشرَّف أيضاً لها ، فصُرِفَت عنه إلى عمر . فلما احتُضِرَ عُمر ، جعلها شورى ، أبي[4] أحدُهم ، فلم يشكَّ أنها لا تعدوه ، فصُرِفَت عنه إلى عثمان ، فلما قُتِلَ عثمان ، بويع ، ثم نُوزِعَ حتى جَرَّد السيف وطلبها ، فما صفا له شيء منها ، وإني والله ما أُرىٰ أن يجمعَ اللّهُ فينا ـ أهلَ البيتِ ـ النُّبُوَّةَ والخلافةَ ؛ فلا أعرفن ما استخفَّكَ سُفهاءُ أهل الكوفة ، فأخرجُوك . وقد كنتُ طلبتُ إلى عائشةَ أن أُدفن في حجرتها ؛ فقالتْ : نعم . وإني لا أدري لعلَّ ذلك كان منها حياءً ، فإذا ما متُّ ، فاطلبْ ذلك

---

(١) « الاستيعاب » ١/ ٣٧٠ ، ٣٧١ .

(٢) « الاستيعاب » ١/ ٣٧٢ .

(٣) « الاستيعاب » ١/ ٣٧٤ .

(٤) لفظ « أبي » تحرف في المطبوع إلى « إلى » .

الإصابة في تمييز الصحابة

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

المتوفى سنة ٨٥٢ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

قدم له وقرظه

الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري، جامعة الأزهر

الدكتور عبد الفتاح أبو سنة، جامعة الأزهر

الدكتور جمعة طاهر النجار، جامعة الأزهر

الجزء الثاني

المحتوى

تتمة حرف الحاء ـ إلى حرف الزاي

دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

معاوية مِنْ منبج[1] إلى مسكن، فدخلا الكوفة جميعاً، فنزل الحسن القَصْر، ونزل معاوية النُّخَيلة[2]، وأجرى عليه معاويةُ في كل سنة ألف ألف درهم، وعاش الحسن بعد ذلك عشر سنين.

قال ٱبْنُ سَعْدٍ: وأخبرنا عبد الله بن بكر السهمي، حدثنا حاتم بن أبي صَغِيرة، عن عمرو بن دينار، قال: وكان معاوية يعلم أن الحسن أكرَهُ الناس للفتنة، فراسله وأصلح الذي بينهما، وأعطاه عهداً إن حدث به حدث والحسن حيّ ليجعلنّ هذا الأمر إليه. قال: فقال عبد الله بن جعفر قال الحسن: إني رأيتُ رأياً أُحِبُ أنْ تتابعني عليه. قلت: ما هو؟ قال: رأيت أن أعمد إلى المدينة فأنزلها، وأخلي الأمر لمعاويَةَ، فقد طالت الفِتنة، وسُفِكت الدماءُ، وقُطعت السبُلَ. قال: فقلت له: جَزَاكَ الله خيراً عن أُمة محمد. فبعث إلى حسين فذكر له ذلك، فقال: أعيذك بالله فلم يزل به حتى رضي.

وقال يَعْقُوب بْنُ سُفْيانَ: حدّثنا سعيد بن منصور، حدثنا عون بن موسى، سمعت هلال بن خباب: جمع الحسن رُؤوس أهل العراق في هذا القصر[3] ـ قصر المدائن ـ فقال: إنكم قد بايعتموني على أن تسالموا مَنْ سالمت وتحاربوا مَنْ حاربت، وإني قد بايعت معاوية، فاسمعوا له وأطيعوا.

قال ٱلْوَاقِدِيُّ: حدثنا داود بن سنان، حدثنا ثعلبة بن أبي مالك: شهدت الحسن يوم مات ودُفن في البَقِيع فرأيت البَقيع ولو طرحت فيه إبرة ما وقعت إلا على رأس إنسان.

قال ٱلْوَاقِدِيُّ: مات سنة تسع وأربعين. وقال المدائنيّ: مات سنة خمسين. وقيل سنة إحدى وخمسين. وقال الهيثم بن عدي: سنة أربع وأربعين. وقال ابن منده: مات سنة تسع وأربعين ـ وقيل خمسين وقيل سنة ثمان وخمسين. ويقال: إنه مات مسموماً.

قال ٱبْنُ سَعْدٍ أخبرنا إسماعيل بن إبراهيم، أخبرنا ابن عون، عن عمير بن إسحاق:

---

(١) مَنْبِج: بالفتح ثم السكون وباء موحدة وجيم بَلَد قديم كبير واسع بينه وبين الفرات ثلاثة فراسخ وإلى حلب عشرة فراسخ. انظر: مراصد الاطلاع ٣/١٣١٦.

(٢) النُّخَيْلة: تصغير نخلة: موضع قُرْبَ الكوفة على سَمْتِ الشام والنُّخيلة أيضاً ماء عن يمين الطريق قُرب المغيثة والعقبة على سَبْعَة أميال من جُوَىً غَربيّ واقصة بينها وبين الحفر ثلاثة أميال. انظر: مراصد الاطلاع ٣/١٣٦٦.

(٣) القَصْر: والمراد به البناء المشيد العالي وأصله الحَبْس لقوله تعالى: حُورٌ مَقْصُوراتٌ في الخيام. أي محبوسات فيها، والقصر في مواضع كثيرة إلا أنه في الأعمّ الأغلب يُنْسَب إليه، قَصْريّ، بترك الإضافة للطول. انظر: مراصد الاطلاع ٣/١٠٩٦.

أُسْدُ الغَابَة
في
مَعرفَة الصَّحَابَة

تأليف

عز الدين ابن الأثير أبي الحسن علي بن محمد الجزري
المتوفى سنة ٦٣٠هـ

تحقيق وتعليق

الشيخ علي محمد معوض — الشيخ عادل أحمد عبد الموجود

قدّم له وقرّظه

الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري
جامعة الأزهر

الدكتور عبد الفتاح أبو سنّه
جامعة الأزهر

الدكتور جمعة طاهر النجّار
جامعة الأزهر

المحتوى

حزابة - شبيم

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الذي اختلفت أنا ومعاوية فيه: إما أن يكون أحق به مني، وإما أن يكون حقي تركته لله عز وجل، ولإصلاح أمة محمد ﷺ حقن دمائكم، ثم التفت إلى معاوية وقال: ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾ [الأنبياء/ ١١١].

فأمره معاوية بالنزول، وقال لعمرو: ما أردتَ إلا هذا.

وقد اختلف في وقت وفاته؛ فقيل: توفي سنة تسع وأربعين، وقيل: سنة خمسين، وقيل: سنة إحدى وخمسين، وكان يخضِبُ بالوسْمة[1].

وكان سبب موته أن زوجته جعدة بنت الأشعث بن قيس سقته السم، فكانت توضع تحته طست، وترفع أخرى نحو أربعين يوماً، فمات منه، ولما اشتد مرضه قال لأخيه الحسين رضي الله عنهما: يا أخي سقيت السم ثلاث مرات لم أسْقَ مثل هذه، إني لأضع كبدي، قال الحسين: من سقاك يا أخي؟ قال: ما سؤالك عن هذا؟ أتريد أن تقاتلهم؟ أكِلُهم إلى الله عز وجل. ولما حضرته الوفاة أرسل إلى عائشة يطلب منها أن يدفن مع النبي ﷺ، فأجابته إلى ذلك، فقال لأخيه: إذا أنا مت فاطلب إلى عائشة أن أدفن مع النبي ﷺ، فلقد كنت طلبت منها فأجابت إلى ذلك، فلعلها تستحي مني، فإن أذنَتْ فادفني في بيتها، وما أظن القوم، يعني بني أمية، إلا سيمنعونك، فإن فعلوا فلا تراجعهم في ذلك، وادفني في بقيع الغرقد.

فلما توفي جاء الحسين إلى عائشة في ذلك فقالت: نعم وكرامة، فبلغ ذلك مروان وبني أمية فقالوا: والله لا يدفن هنالك أبداً. فبلغ ذلك الحسين فلبس هو ومن معه السلاح، ولبسه مروان، فسمع أبو هريرة فقال: والله إنه لظلم؛ يمنع الحسن أن يدفن مع أبيه! والله إنه لابن رسول الله ﷺ، ثم أتى الحسين فكلمه وناشده الله؛ وقال: أليس قد قال أخوك: إن خفت فردني إلى مقبرة المسلمين، ففعل، فحمله إلى البقيع. ولم يشهده أحد من بني أمية إلا سعيد بن العاص، كان أميراً على المدينة، فقدمه الحسين للصلاة عليه، وقال: لولا أنها السنة لما قدمتك. وقيل: حضر الجنازة أيضاً خالد بن الوليد بن عقبة بن أبي معيط؛ سأل بني أمية فأذنوا له في ذلك، ووصى إلى أخيه الحسين، وقال له: لا أرى أن الله يجمع لنا النبوة والخلافة؛ فلا يَسْتَخِفَّنَّكَ أهلُ الكوفة ليُخْرِجُوك.

قال الفضل بن دكين: لما اشتد المرض بالحسن بن علي رضي الله عنهما جَزِع، فدخل عليه رجل فقال: يا أبا محمد، ما هذا الجزع! ما هو إلا أن تفارق روحُك جسدَك فتقدم على أبويك: علي وفاطمة، وجديك النبي ﷺ وخديجة، وعلى أعمامك حمزة وجعفر، وعلى

---

(١) الوَسْمَةُ: شجر له ورق يختضب به، وقيل: شجر باليمن يختضب بورقه الشعر أسود أنظر لسان العرب ٦ / ٤٨٣٩.

الاستيعاب في معرفة الأصحاب

لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر

المجلّد الأول

تحقيـــق

علي محمّد البجاوي

منى ، وإمّا أنْ يكون حق فتركتُه لله ، ولإصْلاح أمّة محمد صلى الله عليه وسلم وحَقْنِ دمائهم ، قال: ثم التفت إلى معاوية فقال[١] : وإنْ أدْرِي لعله فِتْنَةٌ لكم ومتاعٌ إلى حين . ثم نزل .

فقال عَمْرو لمعاوية : ما أرَدْتُ إلا هذا .

ومات الحسن بن علي رضي الله عنهما بالمدينة واختلف في وقت وفاته: فقيل : مات سنة تسع وأربعين . وقيل : بل مات في ربيع الأول من سنة خمسين بعد ما مضى من إمارة معاوية عشر سنين . وقيل : بل مات سنة إحدى وخمسين ، ودُفن ببقيع الغَرْقد[٢] وصلى عليه سعيد بن العاص ، وكان أميراً بالمدينة قدّمه الحسين للصلاة على أخيه ، وقال . لولا أنها سنّة ما قدّمْتُك .

وقد كانت أباحَتْ له عائشة أن يُدْفن مع رسولِ الله صلى الله عليه وسلم في بيتها ، وكان سألها ذلك في مرضِه ، فلما مات مَنَع من ذلك مَرْوان وبنو أميّة في خبر يطول ذِكْرُه .

وقال قتادة وأبو بكر بن حفص : سُمَّ الحسن بن علي . سمّته امرأته جعدة بنت الأشعث بن قيس الكندي .

وقالت طائفة[٣] : كان ذلك منها بتدسيس معاوية إليها وما بذل لها في ذلك ، وكان لها ضرائر ، والله أعلم .

ذكر أبو زيد عمر بن شبّة وأبو بكر بن أبي خيثمة قالا : حدثنا موسى

---

(١) سورة الأنبياء ، آية ١١١ .

(٢) مقبرة أهل المدينة .

(٣) في هوامش الاستيعاب : نسبة السم إلى معاوية غير صحيحة ، لما في تاريخ ابن خلدون إن ما ينقل من أن معاوية دسّ إليه السم مع زوجته جعدة بنت الأشعث فهو من أحاديث الشيعة ، وحاشا لمعاوية من ذلك .

الاستيعاب

في معرفة الأصحاب

لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر

المجلّد الأول

تحقيق

علي محمد البجاوي

قال أبو عمر رضى الله عنه : حفظ الحسن بن على عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أحاديثَ ورواها عنه ؛ منها حديثُ الدعاء فى القنوت ، ومنها : إنا آل محمد لا تحِل لنا الصدقة .

وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم من وجوهٍ أنه قال فى الحسن والحسين : إنهما سيّدَا شبابِ أهل الجنة .

وقال : اللهم إنى أحبهما فأحبهما وأحبْ من يحبهما .

قيل : كانت سنّه يوم مات ستّا وأربعين سنة وقيل سبعا وأربعين .

وكان معاوية قد أشار بالبيعة إلى يزيد فى حياة الحسن ، وعَرَّض بها ، ولكنه لم يكشفها ، ولا عزَم عليها إلا بعد موت الحسن .

وروينا من وجوهٍ أن الحسن بن على لما حضَرَته الوفاة قال للحسين أخيه : يا أخى ؛ إنَّ أبانا رحمه الله تعالى لما قُبض رسول الله صلى الله عليه وسلم استشرف لهذا الأمر ، ورجا أنْ يكون صاحبه ، فصرفه الله عنه ، ووليها أبو بكر ، فلما حضرت أبا بكر الوفاة تشوّف لها أيضا ، فصُرفت عنه إلى عمر . فلما احتضر عمر جعلها شورى بين ستّة هو أحدهم ، فلم يشك أنها لا تَعْدُوه ، فصرفت عنه إلى عثمان ، فلما هلك عثمان بُويع ، ثم نُوزع حتى جَرّد السيف ، وطلبها ، فما صفا له شيء منها ، وإنى والله ما أرى أن يَجمعَ الله فينا — أهْلَ البيت — النبوة والخلافة ، فلا أعرفنّ ما استخفك[1] سفهاء أهل الكوفة فأخرجوك

وقد كنْتُ طلبْتُ إلى عائشة إذا متّ أنْ تأذن لى فأُدفن فى بيتها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقالت : نعم . وإنى لا أدرى لعلها كان ذلك منها حياء ، فإذا أنا متّ فاطلب ذلك إليها فإن طابت نفسُها فادفنى فى بيتها ،

(١) فى أسد الغابة : فلا يستخفنك أهل الكوفة ليخرجوك .

التحفة اللطيفة
في تاريخ المدينة الشريفة

تأليف

شمس الدين السخاوي

٨٣١ - ٩٠٢ هـ

عني بطبعه ونشره

أسعد طرابزوني الحسيني

١٣٩٩ هـ — ١٩٧٩ م

نجزاه عبد الملك خيرا · فقال : والله لولا أنك جئتنى بهذا الكتاب ماذكرت مما ترى حرفا واحدا · فجاء عبد الملك بالكتاب الى أبيه · فقال مروان : هو كان أوصل لنا منًا له ·

وقبره ـ كما هو اليوم عند الناس ـ بحذاء قبر العباس فى البقيع تحت القبة العالية على يمين الخارج من باب البقيع(١) رضى الله عنهم ·

وكانت وفاته فى ربيع الأول سنة خمسين ، كما أرخه فيها الجمهور ·

وقيل : فى السنة التى قبلها ، كما للواقدى ، وابن سعد ، ثم ابن حبان·

وكانت بعد مضي عشر سنين من امرة معاوية ، عن تسع وأربعين سنة·

وشهده سعيد بن العاص أمير المدينة ، فقدمه الحسين للصلاة عليه · وقال : « هى السنة » وفى لفظ « تقدم فصل » فلولا أنها سنة ما قدمت ·

ويقال ـ فيما نقله ابن عبد البر عن قتادة ، وأبى بكر بن حفص ـ ان زوجته جعدة بنت الأشعث بن قيس سمعته نفرا وكرها لها ، بل قيل : بتدسيس السم اليها وبذله لها(١) ·

وكذا قال ابن حبان : انه سم ، حتى تفتت كبده ·

قال عمير بن اسحاق : عدناه قبل موته · فقام وخرج لحاجته · فلما عاد من الخلاء · قال « انى والله لقطت طائفة من كبدى · وانى قد سقيت السم مرارا · فلم أسق مثل هذه قط » ·

فحرص أخاه الحسين على أن يخبره بمن سقاه السم · فأبى ، وقال « الله أشد نقمة · ان كان الذى أظن · والا فلا يقتل بى والله برىء » ·

---

(١) قد أزيلت بحمد الله وفضله هذه القباب كلها من البقيع ، فى أول عهد الحكومة السعودية الاسلامية · وفقها الله لازالة كل منكر ، واقامة هدى الرسول صلى الله عليه وسلم فى البلاد الاسلامية ، وبالأخص فى المدينة مهاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم · وبأخص الأخص فى مسجده وحول قبره ، واعادة الامر فى ذلك كله على ما كان عليه فى عهد الخلفاء الراشدين · فهم كانوا أحب الى الله والى رسوله ، وخير القرون قرنهم · وأقوم الطريق طريقهم ·

(١) العبارة غير واضحة بالأصل · وفى أسد الغابة وغيره « سقته السم · فكانت توضع تحته طست وترفع أخرى أربعين يوما فمات منه ·

الكاشف

في معرفة من له رواية في الكتب الستة

للإمام شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد الذهبي الدمشقي

ولد سنة ٦٧٣ - وتوفي سنة ٧٤٨ هـ

وحاشيته

للإمام برهان الدين أبي الوفاء إبراهيم بن محمد سبط ابن العجمي الحلبي

ولد سنة ٧٥٣ - وتوفي سنة ٨٤١ هـ

رحمهما الله تعالى

قابلهما بأصل مؤلفيهما

وقدّم لهما وعلّق عليهما
محمد عوامة

وخرّج نصوصهما
أحمد محمد نمر الخطيب

دار القبلة للثقافة الإسلامية
جدة

مؤسسة علوم القرآن
جدة

١٠٤٧ - الحسن بن علي بن أبي طالب، السيد، أبو محمد الهاشميُّ، سبطُ رسول الله ﷺ، عنه ابنه الحسن، وأبو الحَوْراء ربيعة، وعكرمة، وكان أشبهَ الناس وجهاً برسول الله ﷺ، مات سنة ٥٠. ٤.

١٠٤٨ - الحسن بن عليِّ بن عفَّان، عن أَسْباط بن نُمير، وعنه ابن ماجه، والصفَّار، وابن الزبير القرشيُّ، قال أبو حاتم: صدوق، توفي ٢٧٠. ق.

١٠٤٩ - الحسن بن علي الهُذَليُّ، الحُلْوانيُّ الخلَّال، الحافظ، نزيل مكة، عن أبي معاوية، ووكيع، وعنه البخاري، ومسلم، وأبو داود، والترمذي، وابن ماجه، والسرَّاج، ثَبْت حجَّة، توفي ٢٤٢. خ م د ت ق.

١٠٥٠ - الحسن بن علي النَّوْفليُّ، عن الأعرج، وعنه سَلْم بن قُتيبة، قال البخاري: منكر الحديث. ت ق.

ب ١٠٥١ - الحسن بن عُمَارة أبو محمد الكوفيُّ الفقيه، عن ابن أبي مُلَيْكة، والحكم، وعنه شَبَابة، وعبد الرزاق، ضعَّفوه، وولي قضاء بغداد للمنصور، ومات ١٥٣. ت ق.

١٠٥٢ - الحسن بن عمر بن شَقيق الجَرْميُّ التاجر، بالريِّ، عن حماد بن زيد، وذَوِيه، وعه البخاري، والفِرْيابيُّ، وأبو يعلى، وثِّق. خ.

١٠٥٣ - الحسن بن عمر أبو المَليح الرقي، عن ميمون بن مِهْران، وعطاء، وعنه النُّفَيْليُّ، وداود بن رُشَيد، وثَّقه أحمد، وأبو زرعة، توفي عن تسعين سنةً في ١٨١. د ق.

١٠٥٤ - الحسن بن عَمْرو الفُقَيْميُّ، الكوفيُّ، عن إبراهيم، ومجاهد، وعنه ابن المبارك، وابن فُضَيل، ثقة، توفي ١٤٢. خ د س ق.

١٠٥٥ - الحسن بن عَمْرو السَّدُوسيُّ، عن هُشَيم، وجَرير، وعنه أبو داود، وعثمان الدارميُّ، توفي ٢٢٤. د.

١٠٤٧ - «٤»: ينبغي تصحيحه في مطبوعة «تهذيب الكمال» ٦: ٢٢٠ فقد تحرف فيه إلى: ع، فإنه رمز الجماعة.

١٠٤٨ - «قال أبو حاتم»: صوابه: قال ابن أبي حاتم، كما في التهذيبين، وهو كذلك في «الجرح» ٣ (٩٠) من كلام ابن أبي حاتم غيرَ معزوٍّ لأحد.

١٠٥٠ - «التاريخ الكبير» ٢ (٢٥٣٣).

١٠٥١ - **[قال المصنف في «المغني» في ترجمة الحسن بن عُمارة: متروك عندهم، وقال الترمذي في «سننه»: والحسن بن عمارة ضعيف عند أهل الحديث، ضعَّفه شعبة وغيره، وتركه عبد الله بن المبارك].**

«المغني» ١ (١٤٥٥)، «سنن الترمذي»: كتاب الزكاة - باب ما جاء في زكاة الخَضْراوات ٢: ٤٠٢ (٦٣٨). قلت: وانظر لزاماً «المحدِّث الفاصل» للرامهرمزي صفحة ٣٢٢. وتركُ ابنِ المبارك له: متابعةٌ منه لشعبة وسفيان الثوري، انظر «تهذيب الكمال» ٦: ٢٦٩، و«تقدمة الجرح والتعديل» ص ١٣٨. وجَرْح هذا الرجل من الجرح المتوارَد عليه، ولذلك كان يقول: «الناس كلُّهم في حِلٍّ ما خلا شعبة». كما في «تاريخ بغداد» ٧: ٣٤٨.

١٠٥٢ - (١٢٦٥): «صدوق».

١٠٥٣ - «الجرح» ٣ (١٠٣).

١٠٥٥ - (١٢٦٨): «صدوق لم يُصب الأزدي في تضعيفه».

العقد الثمين
في تاريخ البلد الأمين

للإمام
تقي الدين محمد بن أحمد الحسني الفاسي المكي
٧٧٥ — ٨٣٢ هـ

الجزء الرابع

تحقيق
فؤاد سيد
أمين المخطوطات بدار الكتب المصرية

مؤسسة الرسالة

فقال : ﴿وَإِنْ أَدْرِى لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ[١]﴾ . وكان معاوية رضى الله عنه ، سأله أن يَخْطُب فى الناس بذلك ، بتقرير عمرو بن العاص رضى الله عنه ، ليَظْهر عليه للناس فى ظنّه ، وظهرت بهذه القضية مُعجزة للنبى صلى الله عليه وسلم ، بسبب الحسن رضى الله عنه ، فإنه قال : « إن أبنى هذا سيد ، ولعلّ الله أن يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين » وبعد تمام الصلح ، خرج الحسن رضى الله عنه إلى المدينة ، بعد أن أخذ ما فى بيت مال الكوفة ، وكان فيه سبعة آلاف ألف درهم . وعلى ذلك وَقَعَ الصلح ، وعلى أن لا يُسَبّ علىّ رضى الله عنه بحضرة مُعاوية ، وأن يَعْهَد بالأمر للحسن من بعده .

وتُوفى فى سنة تسع وأربعين ، وقيل سنة خمسين . وقيل سنة إحدى وخمسين بالمدينة . ودُفن بالبَقيع وقبره مشهور هناك فى قبة عالية ، وسببُ موته فيما قيل : سُم سُقِيَه ليخلُص الأمر بعده ليزيد بن معاوية ، وكان سُقيه ثلاث مرّات ، هذه أشدها . وكان رضى الله عنه سيداً حليماً فاضلاً عفيفاً ورعاً جواداً ، وقاسم الله تعالى ماله ثلاث مرات ، وخرج من ماله كلّه مرتين . وربما أعطَى الرجلَ الواحد مائة ألف .

وكان النبى صلى الله عليه وسلم ، يحبّه ويحبّ أخاه الحسين رضى الله عنهما . وأخبر أن من أحبّهما وأباهما وأمهما ، كان معه بدرجته يوم القيامة . وكان النبى صلى الله عليه وسلم يحملهما ويُمازحهما . وكانا يُشبهان النبى صلى الله عليه وسلم . وكان الحسن رضى الله عنه ، أشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر إلى الرأس ، والحسين رضى الله عنه أشْبه برسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين ذلك ، ومناقبهما رضى الله عنهما كثيرة .

(١) الآية ١١١ من سورة الأنبياء .

مرآة الجنان وعبرة اليقظان

في

معرفة ما يعتبر من حوادث الزمان

تأليف

الإمام أبي محمد عبدالله بن أسعد بن علي بن سليمان
اليافعي اليمني المكي المتوفى سنة ٧٦٨ هـ

وضع حواشيه

خليل المنصور

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

وسلم: «أفرضكم زيد» وكونه من الأربعة الذين حفظوا القرآن من الأنصار، وما اجتمع له من شرف العلم والصحبة لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

وروي أن ابن عباس رضي الله عنهما كان يأتي بابه وينتظره حتى يخرج ليسمع منه العلم، فإذا خرج قال: يا ابن عباس هلّا كنت لتيك أنا فيقول: العلم يؤتى ولا يأتي فإذا ركب أخذ بركابه فيقول: ما هذا يا ابن عباس؟ فيقول: هكذا أُمرنا أنْ نفعل بعلمائنا فأخذ زيد كفه ويقبلها ويقول: هكذا أُمرنا وعلى الجملة فزيد بن ثابت غصن مجده في أعلى ذروة المعالي نابت.

وفيها توفي عاصم بني عدي سيد بني العجلان، وكان قد رده النبي صلى الله عليه وآله وسلم من بدر في شغل، وضرب له بسهم، وقتل أخوه معن يوم اليمامة[1].

سنة ست وأربعين

فيها ولي الربيع بن زياد الحارثي سجستان، فزحف كابل شاه في جمع من الترك وغيرهم، فالتقوا فهزمهم وفيها توفي عبد الرحمن بن خالد بن الوليد وكان شريفاً جواداً ممدوحاً مطاعاً، وعليه كان لواء معاوية يوم صفين.

سنة سبع وأربعين

فيها غزا رويفع بن ثابت الأنصاري أمراء طرابلس المغرب إفريقية، فدخلها ثم انصرف، وفيها حج بالناس عنبسة بن أبي سفيان.

سنة ثمان وأربعين

فيها استشهد عبدالله بن عياش بن أبي ربيعة المخزومي، ومات الحارث بن قيس الجعفي صاحب ابن مسعود رضي الله عنه.

سنة تسع وأربعين

في ربيع الأول منها توفي سيد شباب أهل الجنة وريحانة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أبو محمد الحسن بن علي بن أبي طالب القرشي الهاشمي، رضي الله تعالى عنهما، على ما ذكره الواقدي وغيره والأكثرون قالوا في سنة خمسين.

ومن مناقبه رضي الله تعالى عنه: قوله صلى الله عليه وآله وسلم: «إن ابني هذا سيد

(١) انظر فتوح البلدان للبلاذري ص ١١٨.

مرآة الجنان وعبرة اليقظان

في

معرفة ما يعتبر من حوادث الزمان

تأليف

الإمام أبي محمد عبد الله بن أسعد بن علي بن سليمان اليافعي اليمني المكي المتوفى سنة ٧٦٨ هـ

وضع حواشيه

خليل المنصور

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

وسيصلح الله به بين فئتين عظيمتين» وحمل النبي صلى الله عليه وآله وسلم له على عاتقه وهو صغير. وإعلامه صلى الله عليه وآله وسلم بأنه وأخاه ريحانتاه وقَطْعه صلى الله عليه وآله وسلم الخطبة، ونزوله إليهما، ورفعه لهما ووضعه بين يديه قلت ومن أعظمهما قوله صلى الله عليه وآله وسلم: «اللهم إني أحبّهما فأحبّهما وأحب من يحبّهما».

سنة خمسين

فيها توفي الحسن بن علي المذكور رضي الله تعالى عنهما على الخلاف المذكور في المدينة الشريفة، وعمره سبع وأربعون سنة، قلت ومناقبه بالأنساب والاكتساب والقرابة والنجابة والمحاسن في الظاهر والباطن معروفة مشهورة، وفي تعدادها غير محصورة، وكان مع نهاية الشرف والارتفاع، في غاية التلطف والاتضاع، ومن ذلك ما روي أنه حج ماشياً على رجليه، والنجائب تقادُ بين يديه خمساً وعشرين عمرة وحجة.

ومن زهده ما روي أنه خرج لله تعالى، عن ماله ثلاث مرات، وشاطره مرتين حتى في نبله.

ومن جوده أنه سأله إنسان فأعطاه خمسين ألف درهم وخمس مائة دينار وقال: آيت بجمال يحمل لك فأُتيَ بجمال، فأعطاه طيلسانه[١]، وقال يكون كراء الجمال من قبلي.

ومن جوده أيضاً وشدة تواضعه: ما ذكره جماعة من العلماء في تصانيفهم أنه مر بصبيان معهم كسر خبز فاستضافوه، فنزل من فرسه فأكل معهم، ثم حملهم إلى منزله وأطعمهم وكساهم، وقال اليد لهم لأنهم لم يجدوا غير ما أطعموني وأنّا نجدُ أكثر منه.

ومن توكله ما روي أنه بلغه أن أبا ذرٍ يقول الفقر أحب إليّ من الغنا والسقم أحب من الصحة، فقال: رحم الله أبا ذر أما أنا فأقول: من اتكل على حسن اختيار الله تعالى له لم يختر غير ما اختار الله له ويروى أيضاً أن هذا الكلام قول أخيه الحسين رضي الله تعالى عنهما.

وفيها توفي عبد الرحمن بن سمرة بن جندب بن ربيعة العبسي، وكعب بن مالك السلمي أحد الثلاثة الذين خلفوا، والمغيرة بن شعبة الثقفي، وكان من رجال العزم والحزم والرأي والدهاء، ويقال: إنه أحصن ثلاث مائة امرأة وقيل ألف امرأة.

وفيها توفيت أم المؤمنين صفية بنت حيي[٢] رضي الله عنها.

(١) طيلسانه: كساء أخضر يلبسه الخواص من العلماء والمشايخ وهو من لباس العجم.
(٢) من سبي خيبر اصطفاها الرسول «ص» وحجبها وأعتقها وتزوجها وكانت من عقلاء النساء أسد الغابة ١٦٩/٦.

صفة الصَّفوة

للإمام جمال الدين أبي الفرج ابن الجوزي

(٥١٠ ـ ٥٩٧هـ)

تحقيق

خالد مصطفى طرطوسي

النّاشر

دار الكتاب العربي

بيروت ـ لبنان

وعن أنس بن مالك قال: كان الحسن بن علي أشبههم وجهاً برسول الله ﷺ.

وعن سعيد بن عبد العزيز: قال: إن الحسن بن علي سمع رجلاً يسأل ربَّه عز وجل أن يرزقه عشرة آلاف؟ فانصرف الحسن فبعث بها إليه.

وعن محمد بن علي قال: قال الحسن: إني لأستحيي من ربي عز وجل أن ألقاه ولم أمشِ إلى بيته. فمشى عشرين مرّة من المدينة على رجليه.

وعن علي بن زيد قال: حجَّ الحسن خمس عشرةَ حجّةً ماشياً وإن النجائبَ لَتُقاد بين يديه.

وخرّج من ماله لله مرّتين، وقاسم الله عز وجلّ مالَه ثلاث مرار حتى إن كان ليُعطي نعلاً ويُمسك نعلاً.

ذكر وفاة الحسن عليه السلام

عن عُمير بن إسحق قال: دخلت أنا ورجل على الحسن بن علي نعوده، فقال: يا فلان سلني؟

فقال: لا؛ والله لا نسألك حتى يعافيك الله. قال: ثم دخل، ثم خرج إلينا فقال: سلني قبل ألا تسألني.

قال: بل يعافيك الله عز وجل. قال: لقد ألقيتُ طائفةً من كبدي، وإني قد سقيت السمّ مراراً، فلم أُسقَ مثل هذه المرّة.

ثم دخلت عليه من الغد وهو يجود بنفسه والحسين عند رأسه، قال: يا أخي من تتهم؟ قال: لِمَ؟ لتقتله؟. قال: نعم. قال: إن يكن الذي أظن فالله أشدّ بأساً وأشدّ تنكيلاً، وإلا يكن، فما أُحِبُّ أن يُقتل بي بريء. ثم قضى رضي الله عنه.

وعن رقبة بن مصقلة قال: لما نزل بالحسن بن علي الموت قال: أخرِجوا فراشي إلى صحن الدار. فأُخرج، فقال: اللّهم إني أحتسِب نفسي عندك، فإني لم أُصَبْ بمثلها؛ غير رسول الله ﷺ.

وقد ذكر يعقوب بن سفيان في تاريخه: أن بنت الأشعث بن قيس كانت تحت الحسن بن علي، فزعموا أنها هي التي سمّته.

مرض الحسن بن علي عليه السلام أربعين يوماً، وتوفي لخمس ليالٍ خلون من ربيع الأول سنة خمسين، وقيل: سنة تسع وأربعين، ودفن بالبقيع. رضي الله عنه.

١٢١ ـ الحسين بن علي بن أبي طالب عليه السلام

ولد في شعبان سنه أربعٍ من الهجرة، وله من الولد: عليّ الأكبر، وعليّ الأصغر ـ وله العقب ـ وجعفر، وفاطمة، وسكينة.

---

١٢١ ـ الحسين بن علي ـ رضي الله عنهما ـ: أسد الغابة (١١٧٣)، الاستيعاب (٥٧٤)، الإصابة (١٧٢٩)، ثقات ابن حبان (٣/ ٦٧)، تهذيب التهذيب (١/ ١٦٨)، تاريخ الإسلام (٢/ ٩٤)، تاريخ بغداد (٧/ ٣٦٨)، طبقات ابن سعد (٩/ ٤٩)، شذرات الذهب (١/ ١٠ ـ ١٦)، الحلية (٢/ ٣٥)، سير أعلام النبلاء (١/ ٤٦١) و(٣/ ٤١٩)، المسند لأحمد (١/ ٢٠١)، الطبراني في الكبير (٣/ ٩٨)، تاريخ ابن كثير (٨/ ١١)، تاريخ بغداد (٧/ ٣٦٨).

كتاب الوافي بالوفيات

تأليف

صلاح الدين خليل بن أيبك الصفدي

ت ٧٦٤هـ

الجزء الثاني والعشرون

(عليّ بن محمّد بن رستم - عمر بن عبد النصير)

طالعه

يحيى بن حجي الشافعي ابن أيبك الصفدي رحمه الله أحمد بن مسعود

تحقيق واعتناء

أحمد الأرناؤوط - تركي مصطفى

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

ومات وله سبع وأربعون سنة أو ستّ وأربعون، وقيل ثمان وخمسون سنة، رضي الله عنه.

ولما بايع الحَسنُ مُعاويةَ؛ قال عمرو بن العاص وأبو الأعور السُّلَميّ: «لو أمرت الحسن، فصعد المنبر، فتكلم فإنّه عَيِيٌّ في المنطق فيزهد فيه الناس!»، فقال معاوية: «لا تفعلوا، فوالله لقد رأيت رسول الله ﷺ يمصّ لسانه وشَفَتَه، ولن يعيي لسان مَصَّهُ رسول الله ﷺ، أو شَفَةٌ».

٣٣٥١ - «الأُطروش العلوي» الحَسن بن عليّ بن الحُسين بن عليّ بن عُمَرَ بن عليّ بن زَين العابدين بن الحُسين بن عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه؛ النَّاجِم بطبرستان، أبو محمّد الأُطْرُوش.
خرج بالديلم أيام أحمد بن إسماعيل السَّامانيّ صاحب خراسان، فهزمهم واستولَى على طبرستان.

وكان شاعراً، ومن شعره [الكامل]:

لهفانُ جَمّ بَلابلِ الصَّدْرِ ... بين الغِياضِ بساحل البَحْرِ
يدعو العبادَ لِرُشْدِهِمْ وكَأَن ... ضُربوا على الأَذقان بالوَقْرِ
كيف الإجابةُ للرَّشاد وهمْ ... أعداؤه في السِّرّ والجَهْرِ
متبرّمٌ بحياته قَلِقٌ ... قَدْ مَلَّ صُحبةَ أهلِ ذا الدهرِ
دفعوا الإمامة عن أَسَنّهِمُ ... أهل التُّقَى والنُّهي والأمرِ
وبنوا معالمها على جُرُفٍ ... هَارٍ وعُقدتَها على غَدْرِ
جعلوا الضَّرير يقود مُبصرهمْ ... وأخا الضلال دليلَ ذي الخُبْرِ
وَلِيَ النصارى حكمَ دينهمُ ... والتُّرك أهل الشرك والكُفْرِ
أو مُسرفٌ بادٍ ضلالتُه ... جِلفُ المُجونِ معاقرُ الخَمْرِ
تُهدى رُؤوس بني النبي وَهُمْ ... جَذِلُون من مصرٍ إلى مصرِ
فخشيتُ أن أَلقَى الإله وما ... أبليتُ في أعدائه عُذْرِي
في فِتيةٍ باعوا نُفوسهم ... لله بالغالي من الأَجْرِ
صبرُوا على غِيَرِ الزمان وما ... لاَقَوْا من البأساء والضّرّ
صبرُوا ولو شاءوا نَجَوْا فأَبَوْا ... إلاّ جَميلَ عواقبِ الذِّكْرِ
فجميع ما يأتيه أمّتنا ... غضباً على الإسلام للكُفْرِ

ومن شعره [الطويل]:

عهودَ الصِّبا سَقْياً لكُنَّ عُهودَا ... وإن كان إسعافي لهنّ زهيدَا
لقد حلّ مغنى كلّ حلم وشيبة ... يرى هديَهُ من هديكُنَّ بعيدَا

٣٣٥١ - «الكامل» لابن الأثير (٨١/٨)، و«أعيان الشيعة» للعاملي (٢٨٨/٢٢).

أمير المؤمنين

الحسن بن على بن أبى طالب

رضي الله عنه

شخصيته وعصره

د. على محمَّد الصَّلاَّبى

حسن الذى صان الجماعة بعدما ... أمسى تفرقها يحل عُراها

ترك الإمامة ثم أصبح فى الديار ... إمام ألفتها وحسن عُلاها[1]

٧- التحقيق فى سنة وفاته وعمره:

كانت وفاة الحسن بن عليٍّ على أكثر الآراء فى سنة تسع وأربعين من الهجرة[2]، وقيل: سنة خمسين[3]، وقيل: سنة إحدى وخمسين[4]، وقد رجح الدكتور خالد الغيث بأن وفاة الحسن بن على فى سنة ٥١هـ[5] وهو قول البخارى[6]، وإليه أميل وقال جعفر بن الصادق: عاش الحسن سبعًا وأربعين سنة[7]، وعلق الذهبى بقوله: وغلط من نقل عن جعفر أن عمره ثمان وخمسون سنة[8]، وقال الدكتور خالد الغيث: توفى وعمره ثمان وأربعون[9]، وأكد ما ذهب إليه بقول ابن عبد البر: أن ولادة الحسن بن على: فى النصف من شهر رمضان سنة ثلاث من الهجرة، هذا أصح ما قيل فى ذلك[10]، وبذلك جزم ابن حجر[11]، وبذلك يكون عمر الحسن عند وفاته ثمانى وأربعين سنة، وأنه توفى سنة ٥١ هـ، والله تعالى أعلم[12].

وهكذا خرج الحسن بن على من الدنيا شهيدًا رضى الله عنه بأيدى الغدر والخيانة بعد أن قدم عملاً جليلاً ومشروعًا إصلاحيًا فريدًا ساهم فى وحدة الأمة وأعاد دورها الحضارى فى نشر دين الله فى الآفاق، وستظل الأمة الإسلامية مدينة لهذا السيد الجليل الذى حمل لواء الوحدة والألفة وحفظ الدماء وساهم فى الإصلاح بين الناس، وقدم بجهاده الرائع، وبصبره الجميل، مثالاً يقتدى به على

---

(١) الدوحة النبوية الشريفة، ص (٩٩).

(٢) تاريخ خليفة، ص (٢٠٩)، أنساب الأشراف (٣/ ٦٤)، تهذيب الكمال (٦/ ٢٥٦).

(٣) الإنباء بأنباء وتواريخ الخلفاء، فتح البارى (٧/ ١٢٠).

(٤)، (٥) مرويات خلافة معاوية فى تاريخ الطبرى، ص(٤٠٢).

(٦)، (٧)، (٨) سير أعلام النبلاء (٣/ ٢٧٧).

(٩) مرويات خلافة معاوية، ص (٤٠٢).

(١٠) الاستيعاب (١/ ٣٨٤).

(١١) الإصابة (٢/ ٦٨).

(١٢) مرويات خلافة معاوية، ص (٤٠٢).

تهذيب الأسماء واللغات

للامام العلامة الفقيه الحافظ

أبي زكريا محيي الدين بن شرف النووي

(المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية)

الجزء الأول من القسم الأول

قوبل على غير نسخة

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

إدارة الطباعة المنيرية

يطلب من

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

هو ابن خالة إبراهيم بن سيدنا رسول الله ﷺ وقد سبق بيانها في ترجمة ابراهيم ٠

١١٨ (الحسن) بن علي بن أبي طالب رضي الله عنهما تكرر ذكره هو أبو محمد الحسن بن علي بن أبي طالب عبد مناف بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف القرشي الهاشمي المدني سبط رسول الله ﷺ وريحانته وابن فاطمة بنت رسول الله ﷺ سيدة نساء العالمين عليها السلام ولد في نصف رمضان سنة ثلاث من الهجرة روى عن النبي صلي الله عليه وآله وسلم أحاديث وروت عنه عائشة رضي الله عنها. وروى عنه جماعات من التابعين منهم ابنه الحسن ابن الحسن وأبو الحوارى بالحاء المهملة ربيعة بن سنان والشعبي وأبو وائل وابن سيرين وآخرون. توفي بالمدينة مسموما سنة تسع وأربعين وقيل سنة خمسين وقيل إحدى وخمسين. ودفن بالبقيع وقبره فيه مشهور صلى عليه سعيد بن العاصي وكان الحسن رضي الله عنه شبيها بالنبي ﷺ سماه النبي ﷺ الحسن وعق عنه يوم سابعه وحلق شعره وأمر أن يتصدق بزنة شعره فضة وهو خامس أهل الكساء. قال أبو أحمد العسكري سماه النبي ﷺ الحسن وكناه أبا محمد قال ولم يكن هذا الاسم يعرف في الجاهلية ثم روى عن ابن الاعرابي عن المفضل قال إن الله تعالى حجب اسم الحسن والحسين حتى سمي بهما النبي ﷺ ابنيه الحسن والحسين. قال قلت له فالذين باليمن قال ذاك حسن باسكان السين وحسين بفتح الحاء وكسر السين. أرضعته أم الفضل امرأة العباس مع ابنها قثم بن العباس ونقلوا أن الحسن رضي الله عنه حج حجات ماشيا وقال إني أستحيي من الله تعالى أن القاه ولم أمش إلى بيته. وقاسم الله تعالى ماله ثلاث مرات فتصدق بنصفه حتى كان يتصدق بنعل ويمسك نعلا وخرج من ماله كله مرتين وكان حليما كريما ورعا دعاه ورعه وحلمه إلى أن ترك الدنيا والخلافة لله تعالي وكان من المبادرين إلى نصرة عثمان ابن عفان رضي الله عنه. وولي الخلافة بعد قتل أبيه علي رضي الله عنه وكان قتل علي لثلاث عشرة بقيت من شهر رمضان سنة أربعين وبايعه أكثر من أربعين

میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے درخواست کی تھی کہ مجھے روضۂ اطہر ساقیٔ کوثر میں دفن کی جگہ عنایت کی جائے تو انہوں نے نہایت خوشی سے منظوری فرمادی۔ میرے وصال کے بعد دوبارہ ان سے اجازت طلب کر لینا۔ وہ اجازت تو ضرور دے دیں گی لیکن میں گمان کرتا ہوں کہ قوم اس پر مانع ہوگی اگر وہ ایسا کریں تو تم ان سے تکرار نہ کرنا۔ (۱)

امام الاتقیاء سیدنا امامِ حسن رضی اللہ عنہ نے پینتالیس سال چھ ماہ چند روز ۴۹ھ ربیع الاوّل کی پانچ تاریخ کو اس دارِ ناپائیدار سے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رحلت فرمائی۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ (۲)

تجہیز و تکفین و نمازِ جنازہ و تدفینِ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ:

جس روز مدینہ طیبہ میں نواسۂ رسول امامِ حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔ مدینہ طیبہ میں ہر طرف گریہ زاری کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ یہ رحلت کوئی معمولی نہ تھی۔ یہ رحلت ان کی تھی جو سبطِ سیّد المرسلین، سیّد الصالحین، پیکرِ صلح و مصالحت، مرکزِ حلم و عفو، منبعِ صبر و تحمل، خزانۂ جود و سخا، عاملِ فرائض و سنن، مولائے مساکین، سیّدِ شبابِ اہلِ الجنۃ، خاندانِ نبوت کے چشم و چراغ تھے۔ بازار بند ہوگئے۔ گلیوں میں سناٹا چھا گیا اور ایک مہینہ تک اس غم جدائی کا تذکرہ ہوتا رہا کہ ہم میں سے وہ شخصیت جدا ہوگئی جس کو دیکھ کر چہرۂ رسالت مآب کا نقشہ سامنے آجاتا تھا۔ جس کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پکار پکار کر فرمایا آج رو لو جس آنکھ نے رونا ہے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے محبوب دنیا سے اٹھ گئے ہیں۔ (۳)

ثعلبہ بن مالک جو امام حسن کے جنازے میں شریک تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ کے جنازہ پر انسانوں کا اس قدر بے پناہ ہجوم تھا کہ اگر سوئی جیسی مہین چیز بھی پھینکی جاتی تو کثرتِ اژدھام سے زمین پر نہ گرتی۔

حضرت امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ بالاتفاق خود حضرت امامِ حسین رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپ کی تجہیز و تکفین کا انتظام نفوسِ اہلِ بیتِ عظام نے ہی کیا تھا حضرت امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق دوبارہ سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روضۂ اطہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر دفن کرنے کی اجازت مانگی گئی تو حضرت ام المؤمنین نے بخوشی امامِ حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ضرور امامِ حسن رضی اللہ عنہ کو روضۂ پاک میں ہی دفن کرو۔ لیکن جب مروان کو اس کا علم ہوا تو اس نے کہا کہ امامِ حسن رضی اللہ عنہ کے لئے بہتر ہے کہ بقیع قبرستان میں ہی دفن کیا جائے۔

یہ جھوٹ کہ معاذ اللہ حضرت ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امامِ حسن رضی اللہ عنہ کو روضۂ اطہر میں دفن ہونے کی اجازت نہیں دی تھی۔ حالانکہ ان ہی کی اکثر کتابوں میں صاف یہ ذکر موجود ہے کہ سیّدہ نے اجازت دی تھی لیکن مروان مانع ہوا۔

چنانچہ تمام اصحاب نے امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق زیادہ تکرار نہ کیا اور آپ کو جنت البقیع کے مبارک قبرستان میں ان کی والدہ خاتونِ جنت سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ دفن کیا۔

ان کے مولیٰ کے ان پہ کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

(۱) تذکرہ امام و سر الشہادتین (۲) تذکرۃ الامام۔ سر الشہادتین۔
(۳) تہذیب الکمال ص:۱۸۹

يَآاَهْلَ الْجَمْعِ نَكِّسُوْا رُؤُسَكُمْ وَغَضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصِّرَاطِ

اے محشر والو! سر نیچے کرلو آنکھیں بند کرلو حتّٰی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا پُل صراط سے گزر جائے۔ ”بیہقی“

فی مناقب آلِ بیتِ النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف
شیخ مومن بن حسن مومن شبلنجی

مترجم
شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ محدث کبیر فیصل آباد

ناشر
صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن رضوی P-41 سنت پورہ فیصل آباد
Mob: 0300-0312-9650272, Fax: +92-41-2643623

کو ایفائے عہد کا پیغام بھیجا۔ یزید نے جواب دیا حسن کے پاس رہنے کے لیے ہم تجھ پر خوش نہ تھے اپنے پاس رکھنے کے لیے ہم تجھے کیسے پسند کریں۔ حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں ذکر کیا جب امام حسن رضی اللہ عنہ کو تکلیف زیادہ ہوگئی تو فرمایا میرا بستر مکان کے صحن میں لے جاؤ تا کہ میں ملکوت سماوات یعنی آیات میں تفکر کروں، جب ان کو صحن میں لے گئے تو فرمایا اے اللہ! سب سے عزیز تر میرے نزدیک یہ ہے کہ میں تیرے پاس رہوں۔ عمر بن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اور ایک دوسرا شخص امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے گئے تو انہوں نے فرمایا سوال کرو کیا چاہتے ہو؟ اس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے گا تو پھر آپ سے سوال کروں گا۔ امام حسن نے کہا میرا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔ میں نے کئی دفعہ زہر پیا ہے مگر اس دفعہ جو زہر پیا ہے ایسا سخت زہر پہلے کبھی مجھے نہیں دیا گیا، پھر میں دوسرے روز گیا تو امام حسین رضی اللہ عنہ ان کے سر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا اے میرے بھائی کس نے آپ کو زہر دیا ہے فرمایا کیوں؟ اسے قتل کرو گے؟

امام حسین نے کہا۔ جی ہاں!

فرمایا۔ اگر زہر دینے والا وہی شخص ہے جس کے متعلق میرا گمان ہے تو اللہ کا عذاب اور انتقام بہت سخت ہے اور اگر وہ نہیں ہے تو میں نہیں پسند کرتا کہ میرے بدلہ میں ایک بے گناہ کو قتل کر دیا جائے۔ روایت ہے کہ جب امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہا اے میرے بھائی میری وفات قریب ہے اور آپ سے میرے فراق کا وقت آگیا ہے میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں، میں دیکھتا ہوں کہ میرا جگر پارہ پارہ ہو رہا ہے میں جانتا ہوں کہ میں کہاں جانے والا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے پاس اس شخص سے مخاصمت کروں گا آپ نے پچاس یا انچاس ہجری کو پانچ ربیع الاوّل میں وفات پائی۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط

سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھی، کیونکہ اس وقت مدینہ منورہ میں امیر معاویہ کی طرف سے وہی حاکم مقرر تھے۔ جنت البقیع میں اپنی دادی فاطمہ بنت اسد کے پاس مدفون ہوئے اس وقت آپ کی عمر شریف ٤٧ برس تھی آپ کی خلافت کی مدت صرف چھ ماہ پانچ روز تھی۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا، والدین، ازواج، اولاد، داماد، سسر، نواسے

بھتیجے، پھوپھی اور رضاعی رشتہ داروں کا خوبصورت تذکرہ

تذکرہ خاندان نبوّت

مؤلف

ابو تراب مولانا محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

داتا دربار مارکیٹ لاہور 0300-7259263

اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلافت سپرد نہ کرتے تو عوام میں اتحاد و اتفاق قائم نہ رہتا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا کہ فی الوقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بن جاتے ہیں اور ان کے وصال کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین ہوں گے اور یوں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت سنبھال لیا اور اس طرح حضور ﷺ کا فرمان مبارک حرف بحرف صحیح ثابت ہوا جو آپ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے لئے ارشاد فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اس کی وجہ سے اللہ عزوجل مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروائے گا۔ خلافت سے دست بردار ہونے کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کوفہ سے مدینہ تشریف لے گئے اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

شہادت:

ابن سعد نے حضرت عمران بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان "قل ہو اللہ احد" لکھا ہوا ہے۔ جب آپ کا یہ خواب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا کہ اگر آپ کا یہ خواب سچا ہے تو آپ کی حیات پاک کے چند روز باقی رہ گئے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس خواب کے دیکھنے کے چند روز بعد آپ رضی اللہ عنہ جام شہادت نوش فرما گئے۔

آپ کی شہادت زہر خورانی کے باعث 5 ربیع الاول 50ھ کو واقع ہوئی

محمد اشرف شریف ۰ ڈاکٹر اشتیاق احمد

طٰہٰ پبلی کیشنز

22-A حبیب بینک بلڈنگ چوک اُردو

مسلمانوں کے ذلیل کرانے والے السلام علیکم" اس پر آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کو ذلیل کرانے والا نہیں ہوں البتہ میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ میں ملک کے لیے جدال و قتال کراؤں۔"

خلافت سے دستبردار ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کوفہ سے مدینہ چلے گئے اور پھر وہیں قیام پذیر ہو گئے۔ حاکم نے جبیر بن نفیر کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے ایک روز عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ آپ پھر خلافت کے خواستگار ہیں۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا جس وقت عربوں کے سر میرے ہاتھ میں تھے۔ اس زمانے میں جس سے چاہتا میں ان کو لڑا دیتا اور جس سے چاہتا صلح کرا دیتا لیکن اس وقت میں نے صرف اللہ کی رضامندی کے حصول کے لیے خلافت سے دستبرداری دے دی اور امت محمدی کے خون کو مفت نہیں بہنے دیا۔ پس جس خلافت سے میں محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لیے دستبردار ہو گیا ہوں اب اس کو میں باشندگان حجاز کی خوشنودی کے لیے کیا دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کروں گا یہ کس طرح مناسب ہو گا؟

شہادت

ایک روایت کے مطابق آپ کی بیوی جعدہ بن اشعث بن قیس کو مدینہ شریف میں یزید نے خفیہ طور پر یہ پیغام بھیجا کہ اگر امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دے دو تو میں تم سے نکاح کر لوں گا۔ اس فریب میں آ کر بدنصیب جعدہ نے آپ کو زہر دے دیا جس کے اثر سے آپ شہید ہو گئے۔ جعدہ نے یزید کو لکھا کہ اپنا وعدہ پورا کرے جس کا جواب یزید نے یہ دیا کہ جب تجھ کو میں حسن رضی اللہ عنہ کے نکاح ہی میں گوارا نہیں کر سکا تو اپنے نکاح میں کس طرح گوارا کروں گا۔ آپ کی شہادت زہر خورانی سے **5** ربیع الاول **50** ہجری کو واقع ہوئی بعض کے نزدیک یہ حادثہ **49** ہجری اور بعض کے نزدیک **51** ہجری میں آیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے بہت کوشش کی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ زہر دینے والے کی نشاندہی کر دیں۔ لیکن آپ نے نام بتانے کے بجائے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سخت انتقام لینے والا ہے' کوئی شخص محض میرے گمان کی بنا پر کیوں قتل ہو' (میں نے کسی پر گمان کیا اور اصل میں قاتل وہ نہ ہو تو)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ؕ (القرآن)

اور مت کہو راہ خدا کے شہیدوں کو مردہ

شہادتِ حسنین

ترجمہ

سِرُّ الشہادتین

تصنیف:

خاتم المحدثین حضرت مولانا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۹ھ)

ترجمہ: مولانا ریاض احمد صمدانی

خطیب مرکزی جامع مسجد نیوہیم ہائی سٹریٹ نارتھ برطانیہ۔

ہے کہ بیوقوف کوفی تمہیں خلیفہ بنائیں گے لیکن پھر وہی تم کو کوفہ سے شہر بدر بھی کریں گے۔

آپ کی شہادت:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ؕ لکھا ہوا ہے' جب آپ نے یہ خواب بیان کیا تو اہل بیت' بہت خوش ہوئے لیکن جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما نے یہ خواب سنا تو انہوں نے کہا اگر یہ خواب سچا ہے تو آپ کی حیاتِ مبارکہ کے صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں' چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس خواب کے دیکھنے کے بعد' آپ چند روز بقیدِ حیات رہے اور پھر آپ زہر دے کر شہید کر دیئے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

تاریخ شہادت:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت' زہر خورانی سے ۵ ربیع الاوّل ۵۰ ہجری کو ۴۷ برس کی عمر شریف میں ہوئی۔ حضرت امام حسین نے بہت کوشش کی کہ امام حسن زہر دینے والے کی نشاندہی کر دیں لیکن آپ نے نام بتانے کی بجائے' یہ فرمایا کہ

''اللہ تعالیٰ سخت انتقام لینے والا ہے' کوئی شخص محض میرے گمان کی بناء پر کیوں قتل ہو''۔ (تاریخ الخلفاء)